FRI.4.Sep.2026
VOLUME:22 NO:207
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
قائم شدہ: مئی Established: May 1994
ناندیڑ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعہ 4/ستمبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 207
20/ربیع الاول 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

ایران پر امریکی حملوں میں

3/فوجی پائلٹ سمیت کئی اہلکار ہلاک

تہران کی کاروائی کی دھمکی

تہران: (ایجنسیز) ایران کی نیم سرکاری تسنیم نیوز ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ دو رات قبل ایران پر کیے گئے امریکی حملوں میں 3 ایرانی فوجی پائلٹ ہلاک ہوئے۔ برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی فارسی کے مطابق، پاسدارانِ انقلاب کے قریب سمجھی جانے والی تسنیم نیوز ایجنسی نے پائلٹوں کی ہلاکت کے مقام اور اس کی تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ رپورٹ کے مطابق ہلاک ہونے والے پائلٹوں میں بحریہ کے مجتبیٰ باقری اور حامد اوکاتی جبکہ فضائیہ کے حسین مہدیان شامل ہیں۔ ایجنسی نے ایک الگ رپورٹ میں ایرانی مسلح افواج کے مزید چھ اہلکاروں کے نام بھی جاری کیے اور بتایا کہ وہ ملک کے جنوبی علاقوں میں ہونے والے امریکی حملوں میں مارے گئے۔ امریکہ نے طویل وقفے کے بعد 31 اگست اور یکم ستمبر کی درمیانی شب ایران کے مختلف علاقوں کو نشانہ بنایا تھا۔ امریکی سینٹرل کمانڈ، سینٹکام، نے دو روز قبل اعلان کیا تھا کہ اس نے جنوبی ایران کے متعدد شہروں میں حملے کیے ہیں۔ ایرانی حکام کے مطابق، سیریک کے کوہستک کے علاوہ خوزستان صوبے کے اہواز اور آغا جاری علاقوں میں بھی امریکی حملے ہوئے۔ ایران کی جانب سے فراہم کردہ اطلاعات کے مطابق ان حملوں میں سات افراد ہلاک اور آٹھ زخمی ہوئے۔ ایرانی پاسداران انقلاب نے بھی کرمان شاہ صوبے میں پاسداران کے ایرو اسپیس فورس کے چار اہلکاروں کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے۔ اس کے علاوہ لوان جزیرے پر امریکی حملے کے بعد بسیج فورس کے تین اہلکاروں کے مارے جانے کی بھی اطلاع دی گئی ہے۔ حالیہ امریکی حملوں کے بعد ایران کی جانب سے سخت ردِعمل کے اشارے دیے گئے ہیں۔ ایران کے پہلے نائب صدر محمد رضا عارف نے امریکی حملوں کو 'جرم' قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اب ایران کا ردِعمل ''غیر متوازن'' ہوگا۔ محمد رضا عارف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک بیان میں کہا کہ ایران کے خلاف امریکہ کے نئے جرائم نے ملک کے سلامتی سے متعلق جائزوں اور دفاعی نظریے کو تبدیل کر دیا ہے۔ ان کے بقول، اب ایران کا ردِعمل ''غیر متوازن اور کثیر سطحی'' ہوگا اور حملہ آور کو سنبھلنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ دوسری جانب ایرانی پارلیمنٹ کی قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی کمیٹی کے سربراہ ابراہیم عزیزی نے آبنائے ہرمز کے حوالے سے بھی سخت موقف اختیار کیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایران کی رضامندی کے بغیر آبنائے ہرمز کو نہیں کھولا جائے گا۔ ایران اور امریکہ کے درمیان حالیہ کشیدگی کے تناظر میں آبنائے ہرمز کا معاملہ خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ یہ عالمی سطح پر تیل کی ترسیل کے لیے ایک اہم بحری راستہ ہے۔ ایرانی حکام کے تازہ بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکی حملوں کے بعد تہران نہ صرف فوجی بلکہ سفارتی اور علاقائی سطح پر بھی سخت ردِعمل دینے کا عندیہ دے رہا ہے۔ تاہم، تسنیم کی جانب سے ہلاک ہونے والے فوجی پائلٹوں اور دیگر اہلکاروں کے بارے میں محدود معلومات فراہم کی گئی ہیں اور ان کی ہلاکت کے حالات کی آزادانہ تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں۔

آئینی عہدے داروں کے قبل از وقت استعفیٰ پر

سپریم کورٹ سخت، مرکز سے جواب طلب

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے آئینی عہدوں پر فائز افراد کی مدتِ کار مکمل ہونے سے قبل استعفیٰ دینے کے معاملے پر مرکز سے جواب طلب کیا ہے۔ عدالت میں دائر مفادِ عامہ کی عرضی میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایسے آئینی عہدے دار، جو مبینہ طور پر عہدے سے ہٹائے جانے کی کارروائی سے بچنے کے لیے اپنی مدت مکمل ہونے سے پہلے استعفیٰ دے دیتے ہیں، انہیں استعفے کے بعد ملنے والے الاؤنس، سہولتیں اور دیگر فوائد سے محروم کیا جائے۔ چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت کی سربراہی میں جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی۔ موہنا کی بنچ نے جمعرات کو مرکزی حکومت کو نوٹس جاری کیا۔ عدالت نے معاملے کی اگلی سماعت 17 ستمبر کو مقرر کی ہے۔ ممبئی کے رہائشی درخواست گزار پرتیک ویرا نے وکیل سنگرام سنگھ آر۔ بھونسلے کے ذریعے یہ مفادِ عامہ کی عرضی دائر کی ہے۔ عرضی میں اعلیٰ آئینی عہدوں پر فائز افراد کے مدتِ کار مکمل ہونے سے پہلے استعفیٰ دینے سے متعلق ایک وسیع تر آئینی سوال اٹھایا گیا ہے۔ عرضی گزار کا کہنا ہے کہ جو آئینی عہدے دار ایک مقررہ مدت کے لیے منتخب یا مقرر کیے جاتے ہیں، ان پر اپنی مدت مکمل کرنے اور عہدے سے وابستہ ذمہ داریاں ادا کرنے کی آئینی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، جب تک کہ انہیں آئین میں مقرر کردہ طریقۂ کار کے تحت عہدے سے نہ ہٹایا جائے۔ عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی عہدے دار عہدے سے ہٹائے جانے یا عدم اعتماد کی کارروائی کا سامنا کرنے کے بجائے درمیان میں ہی استعفیٰ دے دیتا ہے تو اس سے اعلیٰ آئینی عہدے داروں کو ہٹانے کے لیے آئین میں موجود حفاظتی انتظامات کا مقصد کمزور ہوتا ہے۔ درخواست گزار کے مطابق، ایسے عہدے اپنے حاملین پر ایک غیر تحریری آئینی ذمہ داری عائد کرتے ہیں کہ وہ یا تو اپنی مدت مکمل کریں یا عہدے سے ہٹائے جانے کے لیے شفاف آئینی عمل کا سامنا کریں۔ پی آئی ایل میں یہ بھی دلیل دی گئی ہے کہ استعفے کے بعد ملنے والے الاؤنس اور دیگر مراعات بعض آئینی عہدے داروں کو استعفیٰ دینے کی ترغیب دے سکتی ہیں، جس کے نتیجے میں وہ ایسی کارروائی سے بچ سکتے ہیں جس میں انہیں عہدے سے ہٹایا جا سکتا تھا۔ درخواست گزار نے سپریم کورٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ ایسے آئینی عہدے دار، جو خاص طور پر عہدے سے ہٹائے جانے کی کارروائی سے بچنے کے لیے مدتِ کار کے دوران استعفیٰ دیتے ہیں، انہیں وہ مالی فوائد، سہولتیں اور مراعات نہ دی جائیں جو عام طور پر مدت مکمل ہونے کے بعد دستیاب ہوتی ہیں۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ اس طرح کا انتظام عوامی زندگی میں دیانت داری، شفافیت، جواب دہی اور آئینی طرزِ عمل کو فروغ دے گا۔ درخواست گزار نے عام سرکاری ملازمین کے سروس قواعد کی مثال دیتے ہوئے کہا ہے کہ کئی معاملات میں محکمانہ کارروائی زیرِ التوا ہونے کی صورت میں ملازمین کے استعفے پر پابندیاں عائد ہوتی ہیں، خاص طور پر جب کارروائی کے نتیجے میں برطرفی یا دیگر سزا کا امکان ہو۔ عرضی گزار کے مطابق آئینی عہدے داروں سے اس سے بھی زیادہ اعلیٰ معیار کی دیانت داری اور جواب دہی کی توقع کی جانی چاہیے۔ عرضی میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ مدتِ کار کے دوران استعفیٰ دینے والے آئینی عہدے داروں کے ساتھ مراعات کے معاملے میں مختلف برتاؤ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کے مترادف ہو سکتا ہے۔ درخواست گزار نے عدالت سے اس معاملے کو آئینی قانون کے ایک بنیادی سوال کے طور پر دیکھنے کی اپیل کی ہے اور واضح کیا ہے کہ عرضی کسی مخصوص فرد یا واقعے کے خلاف نہیں ہے۔ اس میں ایسے مناسب قواعد اور ہدایات وضع کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے جن کے تحت عہدے سے ہٹائے جانے کی کارروائی سے بچنے کے لیے مدتِ کار کے دوران استعفیٰ دینے والے آئینی عہدے داروں کو بعد از استعفیٰ یا ریٹائرمنٹ کے مخصوص فوائد سے محروم رکھا جا سکے۔

جی ڈی پی کے تازہ اعداد و شمار پر کانگریس کے سوالات

نئے تخمینہ کا طریقۂ کار عام کرنے کا مطالبہ

نئی دہلی: کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے اپریل تا جون 2026 کی سہ ماہی کے لیے جاری کیے گئے 8.7 فیصد حقیقی جی ڈی پی نمو کے اعداد و شمار پر سوال اٹھاتے ہوئے حکومت سے نئے قومی آمدنی تخمینہ کے مکمل طریقۂ کار اور اسے تیار کرنے کے عمل کی تفصیلات عوام کے سامنے لانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حکومت کو بتانا چاہیے کہ نئے طریقۂ کار تیار کرتے وقت کن ماہرین اور اداروں سے مشاورت کی گئی اور مختلف اجزا کو شامل کرنے کی بنیاد کیا تھی۔ جے رام رمیش نے جمعرات کو جاری ایک بیان میں کہا کہ اپریل تا جون 2026 کی سہ ماہی کے لیے جاری 8.7 فیصد حقیقی جی ڈی پی نمو کے اعداد و شمار کئی سنجیدہ سوالات پیدا کرتے ہیں۔ ان کے مطابق، اس شرح نمو کے حساب میں استعمال کیے گئے اپریل تا جون 2025 کے جی ڈی پی کے اعداد و شمار میں متعدد مرتبہ ترمیم کی گئی ہے۔ جے رام رمیش کا دعویٰ ہے کہ اپریل تا جون 2025 کے لیے جی ڈی پی کا تخمینہ پہلے تقریباً 86 لاکھ کروڑ روپے تھا، جو نئی سیریز میں گھٹ کر تقریباً 80 لاکھ کروڑ روپے رہ گیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ بنیادی سال کے اعداد و شمار میں اتنی بڑی کمی کیوں ہوئی اور اس تبدیلی نے موجودہ سہ ماہی کی شرح نمو کے حساب کو کس حد تک متاثر کیا۔ کانگریس لیڈر نے سابق مرکزی مالیاتی سکریٹری سبھاش چندر گرگ کے حساب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر پرانے بنیادی اعداد و شمار کو برقرار رکھا جاتا تو برائے نام جی ڈی پی کی نمو تقریباً 6.2 فیصد ہوتی، جبکہ حکومت نے برائے نام نمو 10.3 فیصد بتائی ہے۔ تاہم سرکاری حکام کا کہنا ہے کہ پرانی اور نئی جی ڈی پی سیریز کے اعداد کو براہ راست ملا کر شرح نمو نکالنا درست تقابل نہیں ہے۔ رمیش نے گزشتہ چار برس کے جی ڈی پی کے اعداد و شمار میں ہونے والی تبدیلیوں پر بھی سوال اٹھایا۔ ان کے مطابق نئی سیریز کے تحت مالی سال 2022-23 سے گزشتہ چار برسوں کے دوران برائے نام جی ڈی پی کے تخمینوں میں بڑی کمی ہوئی ہے اور مجموعی طور پر معیشت کے تخمینی حجم میں تقریباً 43 لاکھ کروڑ روپے کی کمی کی گئی ہے۔ انہوں نے حکومت سے پوچھا کہ نئے طریقۂ کار میں ایسا کیا بدلا ہے جس کی وجہ سے معیشت کے اندازے میں اتنی بڑی تبدیلی آئی۔ انہوں نے جی ڈی پی ڈیفلیٹر پر بھی سوال اٹھایا۔ رمیش کے مطابق اپریل تا جون کی سہ ماہی میں جی ڈی پی ڈیفلیٹر تقریباً 5.2 فیصد رہا، جبکہ اسی مدت میں خوردہ اور تھوک مہنگائی کے اعداد اس سے کہیں زیادہ تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس فرق سے حقیقی جی ڈی پی نمو کے سرکاری اعداد اور معیشت میں قیمتوں کے حقیقی تجربے کے درمیان سوال پیدا ہوتے ہیں۔

قدرتی آفت سے متاثر تبت میں 0.5 شدت کا زلزلہ، انتظامیہ الرٹ

تبت میں جمعرات کی دوپہر زلزلہ کے جھٹکے محسوس کیے گئے، جس نے لوگوں کو خوف و دہشت میں مبتلا کر دیا ہے۔ زلزلے کی شدت ریکٹر اسکیل پر 0.5 ریکارڈ کی گئی ہے، جسے درمیانہ درجہ کا تصور کیا جاتا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق دوپہر تقریباً 1.46 بجے آئے اس زلزلہ کا مرکز 31.479 ڈگری شمالی عرض البلد اور 80.370 ڈگری مشرقی طول البلد پر تھا۔ اس کی گہرائی زمین کے اندر تقریباً 14 کلومیٹر بتائی گئی ہے۔ اس زلزلہ کا مقام تبت کے علاقہ میں ہی درج کیا گیا ہے۔ فی الحال اس قدرتی آفت سے کسی بھی طرح کے جانی و مالی نقصان کی اطلاع سامنے نہیں آئی ہے۔ انتظامیہ اور متعلقہ ایجنسیاں صورتحال پر نظر رکھے ہوئی ہیں۔

نیپال سیلاب: ہلاکتوں کی تعداد 1250 کے پار پہنچی،

لاپتہ افراد کے گھر والے 'پُتلوں' کی آخری رسومات ادا کرنے پر مجبور!

کھٹمنڈو: نیپال میں 26 اگست کو آنے والی تباہی نے جو زخم دیے ہیں، انہیں بھرنے میں پڑوسی ملک کو طویل وقت لگے گا۔ 9 دن بعد بھی لاشیں ملنے کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر گزرتا دن اپنوں کو پانے کی امیدوں کو دھندلا کرتا جا رہا ہے، تو کہیں کسی ملبے سے ملنے والے معصوم اپنے اہل خانہ میں امید کی ایک شمع پیدا کر رہے ہیں۔ نیپالی پولیس کے مطابق جمعرات کو مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 1,252 ہو گئی ہے، جبکہ لاپتہ لوگوں کی تخمینی تعداد 4,875 تک پہنچ گئی ہے۔ نیپال-تبت سرحد کے قریب گلیشیئر پھٹنے سے سب سے زیادہ تباہی رسوا، نواکوٹ، چتوان اور بھوٹے کوشی ندی کے قریب کے علاقوں میں ہوئی۔ تریشولی ندی کے کنارے آباد کئی بستیاں اس سیلاب میں تباہ ہو گئیں۔ رسوا میں سیلاب آنے کے 3 دن بعد زندہ ملنے والی 5 سالہ بچی منیشا کا علاج کاٹھمنڈو کے تریبھون اسپتال میں چل رہا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی' نے منیشا کے والد لوک بہادر اور اس کی ماں سے خصوصی بات چیت کی، لیکن بچی کچھ نہیں بول پائی۔ منیشا کے والد لوک بہادر نے بتایا کہ ''ہم نے منیشا کو 2 دن تک تلاش کیا، لیکن وہ نہیں ملی، اس کے بعد ہمیں لگا کہ وہ سیلاب میں بہہ گئی اور مر گئی، اس لیے ہم کاٹھمنڈو آ گئے۔'' وہ آگے کہتے ہیں کہ ''4 دن بعد ہمیں پتہ چلا کہ منیشا مل گئی ہے۔ جب ہم منیشا سے ملے تو اس نے مجھ سے کہا: پاپا، میں 3 دن تک ملبے میں پھنسی رہی، آپ مجھے ڈھونڈنے کیوں نہیں آئے؟''

فرش سے اٹھائے نوڈلز سے بن رہی تھی نمکین؟

فوڈ اتھارٹی نے 32 ہزار کلو اسٹاک ضبط کیا

نئی دہلی: فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (ایف ایس ایس اے آئی یا فسائی) نے غذائی تحفظ کے ضوابط کی خلاف ورزیوں پر وائی وائی نوڈلز بنانے والی کمپنی سی جی فوڈ انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ کے خلاف سخت کارروائی شروع کر دی ہے۔ اتھارٹی نے کمپنی کی راجستھان کے اجمیر ضلع میں واقع یونٹ کو وتج بھجیا نمکین کی تیاری فوری طور پر روکنے کی ہدایت دی ہے۔ فسائی کے مطابق روپن گڑھ میں کمپنی کے پلانٹ کے معائنہ کے دوران غذائی اشیا کی غیر محفوظ پروسیسنگ، بغیر لائسنس پیداوار، پیکیجنگ پر گزشتہ تاریخ درج کرنے اور حفظانِ صحت سے متعلق کئی خامیاں سامنے آئیں۔ فوڈ ریگولیٹر نے موقع سے مجموعی طور پر 2.32107 کلوگرام اسٹاک ضبط کیا۔ اس میں کھلے میں رکھے گئے ٹوٹے ہوئے نوڈلز بھی شامل تھے۔ ایف ایس ایس اے آئی نے بتایا کہ فرش سے جمع کیے گئے ٹوٹے ہوئے نوڈلز کو بغیر ہیٹ ٹریٹمنٹ کے دوبارہ پروسیس کر کے بھجیا مصنوعات میں استعمال کیا جا رہا تھا۔ معائنہ کے دوران یہ بھی سامنے آیا کہ کچھ مصنوعات کی پیکیجنگ پر گزشتہ تاریخیں درج کی جا رہی تھیں۔ اس کے علاوہ 'وائی وائی پاپا' اور 'وائی وائی ماما پوننٹے' نامی بھجیا ویریئنٹس کی تیاری بھی بغیر ضروری لائسنس کے کی جا رہی تھی، جو فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006 کی دفعہ 31(1) کی خلاف ورزی ہے۔ ایف ایس ایس اے آئی کے مطابق پلانٹ میں صفائی اور دستاویزات سے متعلق بھی متعدد خامیاں پائی گئیں۔ ان میں مناسب پیسٹ کنٹرول ریکارڈ کا دستیاب نہ ہونا اور غذائی صفائی و تحفظ کے حوالے سے دیگر ضروری تقاضوں کی عدم تکمیل شامل ہے۔ ریگولیٹری جانچ کے لیے مختلف مصنوعات کے نمونے بھی لیے گئے ہیں۔ ان میں کھلے میں رکھے نوڈلز کا مواد، دونوں وتج بھجیا مصنوعات، فرائنگ لائن میں استعمال ہونے والا کوکنگ آئل اور 'وائی وائی ریڈی ٹو ایٹ نوڈلز' شامل ہیں۔ ان نمونوں کو لیبارٹری جانچ کے لیے بھیجا جائے گا۔ اس کے علاوہ معیاد ختم ہو چکی تیار مصنوعات کے 1,925 ڈبے بھی حکام نے اپنی تحویل میں لے لیے ہیں۔ ایف ایس ایس اے آئی نے کہا ہے کہ کمپنی کے خلاف سخت قانونی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ ریگولیٹر نے کمپنی کو مناسب منظوری اور ضروری اصلاحی اقدامات کے بغیر وتج بھجیا نمکین مصنوعات کی تیاری بند رکھنے کی ہدایت دی ہے۔ ایف ایس ایس اے آئی کے مطابق لیبارٹری ٹیسٹ اور معائنے کے نتائج کی بنیاد پر فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006 کے تحت مزید ریگولیٹری کارروائی کی جائے گی۔ واضح رہے کہ اسی روز ایف ایس ایس اے آئی نے کرناٹک کے بنگلورو میں واقع برٹش لائف سائنسز پرائیویٹ لمیٹڈ کے خلاف بھی کارروائی شروع کی۔ معائنے کے دوران غلط لیبل والی اور معیاد ختم ہو چکی بچوں کی غذائی مصنوعات بڑی مقدار میں پائی گئیں، جنہیں ضبط کر لیا گیا۔ ایف ایس ایس اے آئی نے کہا کہ یہ کارروائی بچوں، خصوصاً شیر خوار اور کم عمر بچوں کے لیے تیار کی جانے والی غذائی مصنوعات کی حفاظت اور ضابطوں کی پابندی یقینی بنانے کے لیے جاری مہم کا حصہ ہے۔ کمپنی کے خلاف قانونی کارروائی بھی شروع کر دی گئی ہے۔

روزنامہ
2
ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
04 Sept. 2026

ورقِ تازہ
04 Sept. 2026
اداریہ

عالمی جنگ کی عجیب منطق

تعلیم کسی بھی فلاحی ریاست کا سب سے بنیادی ستون قرار پاتی ہے اور غریب طبقے کے لیے سرکاری اسکول امید کی آخری کرن سمجھے جاتے ہیں۔ جب نظام کی سرد مہری اور انتظامی غفلت ان معصوم طلبہ کے راستے کی رکاوٹ بننے لگے، تو یہ معاملہ کاغذی فائلوں تک محدود نہیں رہتا۔ اس قسم کی لاپرواہی ایک پورے طبقے کے مستقبل، ان کی ذہنی نشوونما اور ان کی بنیادی تعلیمی ضروریات کے ساتھ سنگین کھلواڑ کے مترادف ہوتی ہے۔ ملک کی سب سے بڑی میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام چلنے والے اسکولوں میں زیر تعلیم ہزاروں طلبہ اس وقت بالکل اسی بے حسی کا شکار ہیں۔ نیا تعلیمی سال شروع ہوئے پورے چار مہینے گزر چکے ہیں اور موسم باراں کے بھی تین کٹھن مہینے بیت گئے ہیں۔ اس طویل عرصے کے گزرنے کے باوجود بنیادی تعلیمی سہولیات کی فراہمی تاحال ایک خواب بنی ہوئی ہے اور غریب خاندان نظام کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ بلدیاتی ادارے کی جانب سے غریب طلبہ کو ہر سال ۲۷ مختلف اشیاء فراہم کی جاتی ہیں۔ ان اشیاء میں اسکول یونیفارم، جوتے، موزے، کاپیاں، کتابیں اور برسات سے بچنے کے لیے چھتریاں اور رین کوٹ جیسی انتہائی ضروری چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ ان سہولیات کا مقصد ان خاندانوں پر پڑنے والے مالی بوجھ کو کم کرنا ہوتا ہے جو بمشکل دو وقت کی روٹی کا انتظام کر پاتے ہیں اور اپنے بچوں کو نجی اسکولوں میں نہیں پڑھا سکتے۔ اس سال ان بنیادی اشیاء کی خریداری کے لیے مالی وسائل کی کوئی کمی نہیں تھی۔ کارپوریشن کے محکمہ تعلیم نے جون کے مہینے میں ۱۵۱ ر کروڑ روپے کا بھاری بھرکم بجٹ باقاعدہ طور پر منظور کیا تھا۔ اس خطیر رقم کا ایک بڑا حصہ یونیفارم اور دیگر لوازمات کے لیے، جبکہ ۲۹ ر کروڑ روپے کاپیوں اور کتابوں کے لیے مختص کیے گئے تھے۔ اس تمام تر مالی منظوری سے قبل، مارچ کے مہینے میں ان اشیاء کی خریداری کے لیے باقاعدہ ٹینڈر بھی نکالا جا چکا تھا۔ بعد ازاں، شہری انتظامیہ نے مرکزی حکومت کے 'گورنمنٹ ای مارکیٹ پلیس' کے ذریعے خریداری کا نیا فیصلہ کیا اور پرانے ٹینڈر کو منسوخ کر دیا۔ انتظامی فیصلوں کی اس طوالت اور غیر ضروری تبدیلیوں نے سپلائی کے پورے نظام کو تعطل کا شکار کر دیا اور طلبہ کو طویل انتظار کی سولی پر لٹکا دیا۔ اس تاخیر اور انتظامی سست روی کا نتیجہ یہ نکلا کہ ۳۱ ر جولائی کی مقررہ آخری تاریخ کب کی گزر چکی ہے اور طلبہ اب بھی خالی ہاتھ ہیں۔ شدید بارشوں کے دوران یہ ہزاروں معصوم بچے بغیر چھتری اور رین کوٹ کے بھیگتے ہوئے اسکول جانے پر مجبور رہے۔ مقررہ وقت پر چیزیں فراہم نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم کا پورا نظام اور طلبہ کا روزمرہ کا معمول بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ مفت ملنے والی ان اشیاء کی عدم دستیابی نے غریب والدین کو ایک کڑی آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے۔ جو خاندان میونسپل اسکولوں کا رخ ہی اس لیے کرتے ہیں کہ وہ نجی اسکولوں کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے، اب وہی والدین کھلے بازار سے مہنگے داموں یونیفارم اور کاپیاں خریدنے پر مجبور ہیں۔ یہ غریب عوام کی جیبوں پر ایک ظالمانہ معاشی ڈاکہ ہے جسے روکنے والا بظاہر کوئی نظر نہیں آتا۔

اس پوری انتظامی ناکامی اور تاخیر کو چھپانے کے لیے متعلقہ ٹھیکیدار کی جانب سے جو عذر پیش کیا گیا ہے، وہ مضحکہ خیز ہونے کے ساتھ ساتھ نظام کی بے بسی کی واضح علامت ہے۔ ٹھیکیدار نے تاخیر کی وجہ امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی اور جنگی حالات کو قرار دیا ہے۔ یہ ایک ایسا عجیب و غریب جواز ہے جو کسی بھی باشعور انسان کی عقل تسلیم کرنے سے مکمل طور پر قاصر ہے۔ دنیا کے نقشے پر ہزاروں میل دور لڑی جانے والی جنگ کا ممبئی کے اسکولوں کی چھتریوں، کتابوں اور یونیفارم کی سلائی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے، یہ بات فہم سے بالاتر ہے۔ یہ بے تکی منطق اس بات کو عیاں کرتی ہے کہ ٹھیکیداروں کے حوصلے کس قدر بلند ہو چکے ہیں۔ وہ بلدیاتی اداروں اور عوامی نمائندوں کے سامنے کھلے عام ایسے بے بنیاد اور ناقابل یقین بہانے پیش کرنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ میونسپل کارپوریشن کی ایجوکیشن کمیٹی کے اجلاس میں اس سنگین لاپرواہی اور لچر بہانے پر شدید گرما گرمی دیکھنے میں آئی۔ کانگریس اور شیو سینا (ادھو) جیسی اپوزیشن جماعتوں کے نمائندوں نے مسلسل دوسری بار اس مسئلے کو پوری شدت کے ساتھ اٹھایا۔ انہوں نے کڑے سوالات کیے کہ مقامی سطح پر خریدی جانے والی ان عام اشیاء کی فراہمی میں بین الاقوامی تنازعات کا بہانہ کیسے اور کیوں کر قابل قبول ہو سکتا ہے۔ ایجوکیشن کمیٹی کی چیئر پرسن راجے شری شروڈکر نے اس تاخیر اور بے بنیاد جواز پر سخت برہمی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ تاخیر کی وجہ چاہے کچھ بھی ہو، ٹھیکیدار کے خلاف شرائط و ضوابط کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔ جرمانے عائد کرنے کے اعلانات اپنی جگہ ایک ضروری انتظامی قدم ہیں، البتہ یہ کارروائی ان بچوں کی اس اذیت کا ازالہ نہیں کر سکتی جو انہوں نے چار ماہ تک مسلسل سہی ہے۔ اصل خرابی اس نظام کی گہری جڑوں میں موجود ہے جہاں سخت اور فوری جوابدہی کا کوئی مؤثر میکانزم موجود نہیں۔ جب ایک ٹھیکیدار کروڑوں روپے کا ٹھیکہ لینے کے بعد اتنی آسانی سے عالمی جنگ کا بہانہ تراش سکتا ہے، تو اس کا سیدھا مطلب یہ نکلتا ہے کہ اسے محکمے کے اعلیٰ افسران یا کسی بھی تادیبی کارروائی کا کوئی خوف نہیں ہے۔ یہ بے خوفی ہی دراصل کرپشن اور لاپرواہی کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ یہ مجرمانہ رویہ ان معصوم طلبہ کے ذہنوں پر انتہائی منفی اور دور رس اثرات مرتب کرتا ہے۔ جب بچے دیکھتے ہیں کہ انہیں ملنے والی بنیادی سہولیات حکومتی ایوانوں اور ٹھیکیداروں کے درمیان فٹ بال بنی ہوئی ہیں، تو ان کے اندر پورے نظام کے تئیں شدید بداعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ ایک ایسا بچہ جو بغیر کتاب کے کلاس میں بیٹھنے پر مجبور ہو، اس کی تعلیمی بنیاد مستقبل کے لیے کبھی مضبوط نہیں ہو سکتی۔ سرکاری سطح پر خریداری اور ٹینڈرنگ کے اس فرسودہ اور سست رفتار نظام کو مکمل طور پر تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ طلبہ کی ضرورت کی اشیاء کا تخمینہ، بجٹ کی منظوری اور خریداری کا تمام تر عمل نیا تعلیمی سال شروع ہونے سے کئی ماہ قبل مکمل ہو جانا چاہیے۔ انتظامی فیصلوں کی غیر ضروری تبدیلی اور افسر شاہی کی سست روی کا خمیازہ کسی بھی صورت میں غریب طلبہ کو نہیں بھگتنا چاہیے۔ ایک ترقی یافتہ اور باشعور معاشرہ اپنے بچوں کے تعلیمی حقوق کے معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی یا بہانے بازی برداشت نہیں کرتا۔ اسکول کی کاپی، جوتے اور چھتری کی فراہمی میں ناکامی کو عالمی جنگ کے پردے میں چھپانے کی یہ بھونڈی کوشش ایک بہت بڑا انتظامی المیہ ہے۔ اس صورتحال کو فوری طور پر درست کرنے کی ضرورت ہے تاکہ آئندہ کوئی غریب بچہ محض حکومتی اور انتظامی غفلت کے باعث تعلیم سے دور نہ رہ جائے۔

جمعہ کا دن کوئی عام دن نہیں!

افتخار احمد قادری (کریم گنج اتر پردیش)

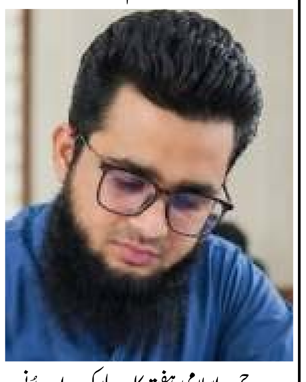

جمعہ اسلامی ہفتے کا وہ بابرکت اور پُرنور دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے امتیازی شان عطا فرمائی ہے۔ یہ دن نہیں شعائرِ اسلام کی عظمت، اجتماعیت، عبادت، ذکر و فکر اور اصلاحِ احوال کا ایک زندہ مظہر ہے۔ مسلمان کے لیے جمعہ کا دن اپنی معنوی رفعت، روحانی تاثیر اور دینی اہمیت کے اعتبار سے پورے ہفتے کے دوسرے دنوں سے ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح رمضان المبارک عام مہینوں میں امتیازی مقام رکھتا ہے اسی طرح جمعہ عام دنوں کے درمیان ایک خاص تقدس اور فضیلت کا حامل ہے۔ جمعہ کے لفظ ہی میں اجتماع کا مفہوم مضمر ہے۔ مسلمان اس دن مساجد میں جمع ہوتے ہیں، ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں، ایک امام کی اقتدا میں نماز ادا کرتے ہیں اور خطبہ جمعہ کے ذریعے اپنے دینی، اخلاقی اور معاشرتی فرائض کی یاد دہانی حاصل کرتے ہیں۔ امیر و غریب، عالم و عامی، حاکم و محکوم، صاحبِ ثروت و تہی دست، سب ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ اللہ کی بارگاہ میں اصل عظمت مال و منصب کی نہیں بلکہ تقویٰ، اخلاص اور اطاعت کی ہے۔ جمعہ مسلمانوں کی اجتماعی وحدت کا ایسا آئینہ ہے جس میں اسلام کی مساوات، اخوت اور اجتماعیت کا حسین عکس نمایاں ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم نے جمعہ کے دن کی اہمیت کو نہایت صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔“ (الجمعہ) اس آیتِ مبارکہ میں جمعہ کی نماز کو محض ایک معمولی عبادت قرار نہیں دیا گیا بلکہ اس کے لیے دنیاوی مشاغل، تجارت اور کاروباری مصروفیات کو ترک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جمعہ کا دن مسلمان کی زندگی میں کس قدر بلند مرتبہ رکھتا ہے۔ افسوس کہ آج بہت سے مسلمان جمعہ کی اس عظمت سے بے خبر دکھائی دیتے ہیں۔ پورا ہفتہ دنیاوی مشاغل میں غرق رہنے کے بعد جمعہ بھی ان کے لیے محض تعطیل کا دن بن کر رہ گیا ہے۔ کوئی اسے آرام کا موقع سمجھتا ہے، کوئی بازاروں کی رونق میں کھو جاتا ہے، کوئی موبائل کی اسکرین میں آنکھیں گاڑ کر بیٹھا رہتا ہے اور کوئی خطبہ جمعہ کے دوران بے توجہی، غفلت اور لاپرواہی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ حالاں کہ جمعہ وہ دن ہے جسے ایک باشعور مسلمان کو اپنے باطن کے احتساب، اعمال کی اصلاح اور ربِّ کریم سے تعلق مضبوط کرنے کے لیے غنیمت سمجھنا چاہیے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن کی فضیلت کو متعدد احادیثِ مبارکہ میں بیان فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوا جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن وہاں سے زمین پر تشریف لائے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ اس حدیثِ مبارکہ سے جمعہ کی غیر معمولی عظمت کا اندازہ بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ یہ دن انسانی تاریخ کے اہم ترین واقعات سے وابستہ ہے اور آخرت کی یاد بھی دلاتا ہے۔

جمعہ کا سب سے نمایاں امتیاز نمازِ جمعہ ہے۔ پانچوں نمازیں اپنی جگہ عظیم عبادت ہیں مگر جمعہ کی نماز مسلمانوں کے اجتماعی شعور کو بیدار کرنے کا خصوصی ذریعہ ہے۔ خطبہ محض چند رسمی کلمات کا نام نہیں بلکہ امت کی فکری، اخلاقی اور روحانی تربیت کا ایک مؤثر وسیلہ ہے۔ خطیب جب منبر پر کھڑا ہوتا ہے تو اسے چاہیے کہ مسلمانوں کو اللہ کی خشیت، رسولِ اکرم ﷺ کی محبت، حقوق العباد کی ادائیگی، معاشرتی ذمہ داری، اخلاقی پاکیزگی اور آخرت کی جواب دہی کی طرف متوجہ کرے۔ اگر خطبہ دلوں کو نہ جھنجھوڑے، کردار کو نہ سنوارے اور غفلت کے پردوں کو نہ چاک کرے تو جمعہ کے عظیم اجتماع کا ایک اہم مقصد تشنۂ تکمیل رہ جاتا ہے۔ جمعہ کے دن غسل کرنا، پاکیزگی اختیار کرنا، اچھے لباس پہننا، خوشبو لگانا اور مسجد کی طرف وقار و سکون کے ساتھ جانا مسنون اعمال میں شامل ہیں۔ یہ ظاہری پاکیزگی دراصل باطنی پاکیزگی کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔ اسلام مسلمان کو صرف جسم کی صفائی نہیں سکھاتا بلکہ دل کو حسد، کینہ، بغض، تکبر، ریا، حرص اور خود غرضی سے پاک کرنے کی دعوت بھی دیتا ہے۔ اگر لباس پاک ہو مگر دل آلودہ ہو، بدن خوشبودار ہو مگر زبان غیبت سے بدبودار ہو، چہرہ روشن ہو مگر کردار تاریک ہو تو جمعہ کی حقیقی روح ابھی انسان کے وجود میں نہیں اتری۔ جمعہ کے دن درود و سلام کی کثرت بھی بڑی فضیلت رکھتی ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے اس دن کثرت سے درود بھیجنے کی ترغیب فرمائی ہے۔ ایک مسلمان کے لیے یہ دن اپنے محبوب نبی ﷺ کی بارگاہ میں محبت و عقیدت کے نذرانے پیش کرنے کا بہترین موقع ہے۔ درود شریف زبان کو پاکیزہ کرتا ہے، دل میں محبتِ رسول ﷺ کو تازہ کرتا ہے اور مسلمان کو اپنے نبی رحمت ﷺ کی تعلیمات سے وابستہ کرتا ہے۔ لیکن محبت کا حقیقی تقاضا صرف زبان سے درود پڑھنا نہیں بلکہ سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کو اپنی زندگی میں نافذ کرنا بھی ہے۔ جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کی بھی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ قرآنِ کریم سے تعلق ہر مسلمان کی بنیادی ضرورت ہے، مگر جمعہ کے دن تلاوتِ قرآن کا اہتمام انسان کے قلب و ذہن کو نورِ ہدایت سے منور کرنے کا ایک حسین ذریعہ بن سکتا ہے۔ آج ہمارا المیہ یہ ہے کہ موبائل فون پر گھنٹوں بے مقصد مواد دیکھنے کے لیے وقت موجود ہے، سماجی ذرائع ابلاغ پر فضول گفتگو کے لیے فرصت موجود ہے، مگر قرآنِ کریم کی تلاوت کے لیے چند منٹ نکالنا دشوار محسوس ہوتا ہے۔ یہ ترجیحات کی ایسی افسوس ناک شکست ہے جس پر ہر مسلمان کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہونے کی امید ہوتی ہے۔ اس مبارک ساعت کی تلاش مسلمان کو پورے دن اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھتی ہے۔ دعا محض خواہشات کی فہرست پیش کرنے کا نام نہیں بلکہ بندے کی بے بسی اور رب کی قدرت کا اعتراف ہے۔ جو انسان جمعہ کے دن اپنے رب کے سامنے عاجزی سے جھک جاتا ہے، اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے، اپنی کوتاہیوں پر نادم ہوتا ہے اور اپنے لیے، اپنے والدین، اہل و عیال، امتِ مسلمہ اور پوری انسانیت کے لیے خیر مانگتا ہے، وہ اس دن کی روحانی برکتوں سے حقیقی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

جمعہ کا دن ہمیں موت اور آخرت کی یاد بھی دلاتا ہے۔ چونکہ احادیث میں قیامت کے جمعہ کے دن قائم ہونے کا ذکر ملتا ہے، اس لیے یہ دن مسلمان کے لیے محاسبۂ نفس کا پیغام رکھتا ہے۔ انسان کو سوچنا چاہیے کہ ایک دن وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہوگا، اس کی دولت، شہرت، عہدہ، مکان، کاروبار اور دنیاوی تعلقات سب یہیں رہ جائیں گے۔ قبر میں نہ منصب ساتھ جائے گا نہ مال، نہ شہرت کام آئے گی نہ ظاہری وجاہت۔ وہاں انسان کے اعمال اس کے ساتھ ہوں گے۔ جمعہ اگر انسان کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کر دے تو اس کا ایک دن بھی پوری زندگی کا رخ بدل سکتا ہے۔ ہمیں یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ جمعہ کا احترام صرف مسجد تک محدود نہیں۔ اگر کوئی شخص مسجد میں بیٹھ کر عبادت کرے اور مسجد سے نکلتے ہی جھوٹ، دھوکا، بددیانتی، ظلم، بدزبانی اور حق تلفی میں مبتلا ہو جائے تو اس نے جمعہ کے پیغام کو سمجھا ہی نہیں۔ جمعہ انسان کو کردار کی پاکیزگی کا درس دیتا ہے۔ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، پڑوسیوں کے حقوق کی رعایت، یتیموں اور محتاجوں کی دست گیری، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی، کاروبار میں دیانت، معاملات میں صداقت اور زبان کی حفاظت، یہ سب اسلامی زندگی کے بنیادی تقاضے ہیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جمعہ کو محض رسمی مذہبی سرگرمی نہ بننے دیا جائے۔ بچوں کو اس دن کی فضیلت بتائی جائے، نوجوانوں کو مسجد سے جوڑا جائے، گھروں میں درود و سلام اور تلاوت کا ماحول پیدا کیا جائے، خطبہ جمعہ کو توجہ سے سنا جائے اور اپنے اعمال کا جائزہ لیا جائے۔ جو شخص ہر جمعہ کو اپنے اندر ایک برائی کم کرنے اور ایک نیکی بڑھانے کا عزم کر لے، وہ چند ہی برسوں میں اپنے کردار میں حیرت انگیز تبدیلی محسوس کر سکتا ہے۔ مسلمان ایک منتشر ہجوم نہیں بلکہ ایک امت ہے۔ مسجد کی صفیں ہمیں اتحاد کا سبق دیتی ہیں۔ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونا اس بات کا اعلان ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہیں۔ اگر نماز کی صف میں ہم ایک دوسرے کے برابر کھڑے ہو سکتے ہیں تو زندگی کے معاملات میں بھی نفرت، تعصب، تکبر اور باہمی عداوت کو کم کر سکتے ہیں۔ جمعہ کا اجتماع ہمیں باہمی تعلقات کی مرمت، ٹوٹے ہوئے رشتوں کی بحالی اور دلوں کی کدورتیں مٹانے کی دعوت دیتا ہے۔ لہٰذا! جمعہ کو معمولی دن سمجھنا دراصل اس عظیم نعمت کی ناقدری ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی ہے۔ یہ دن غفلت میں گزارنے کے لیے نہیں، بیداری کے لیے ہے؛ فضولیات میں کھونے کے لیے نہیں، ذکر و عبادت سے سنوارنے کے لیے ہے؛ محض ظاہری آرائش کے لیے نہیں، باطن کی تطہیر کے لیے ہے۔ جمعہ ہمیں ہر ہفتے یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم اپنی زندگی کی گرد جھاڑیں، اپنے دل کے زنگ کو صاف کریں، اپنے اعمال کا محاسبہ کریں اور اپنے رب کے حضور سچی توبہ کے ساتھ حاضر ہوں۔ واقعی جمعہ کا دن کوئی عام دن نہیں۔ یہ رحمت کی امید، مغفرت کی طلب، دعا کی قبولیت، ذکر کی حلاوت، درود کی کثرت، قرآن سے وابستگی، اجتماعیت کی قوت اور آخرت کی یاد کا دن ہے۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جو جمعہ کی قدر پہچان لے اور بدقسمت ہے وہ جس کے لیے یہ مبارک دن بھی دنیاوی غفلت، بے مقصد مشاغل اور لہو و لعب کی نذر ہو جائے۔ ہر جمعہ دراصل ہمارے سامنے ایک خاموش سوال رکھتا ہے کہ ہم نے اپنے رب سے تعلق کتنا مضبوط کیا، اپنے کردار میں کتنی اصلاح پیدا کی اور آخرت کے سفر کے لیے کتنا زادِ راہ جمع کیا۔ جو شخص اس سوال کا جواب اپنے عمل سے دے دیتا ہے اس کے لیے جمعہ محض ہفتے کا ایک دن نہیں رہتا بلکہ پوری زندگی کو سنوارنے والی ایک روحانی صدا بن جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم اعظم

ڈاکٹر ثناء اللہ شریف، بنگلورو۔
موبائل: 9341854740

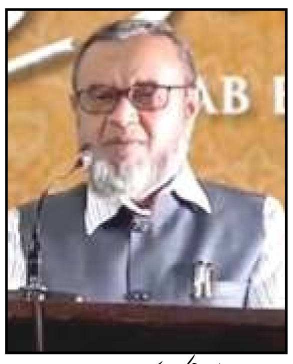

قرآنِ حکیم کے الفاظ میں: ”وہ اللہ ہی ہے جس نے اُمّیوں (ناخواندہ قوم) میں ان ہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ وہ اس سے قبل صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے“ (سورہ جمعہ: 2)

اس راز کو فاش کر دے اے روحِ محمدؐ
آیاتِ الٰہی کا نگہبان کدھر جائے

ماہِ ربیع الاول اور یومِ اساتذہ کے حسین امتزاج سے پیارے نبی محمد عربیؐ کا نہایت اعلیٰ و ارفع، بلند و بالا اور پاکیزہ و مطہرہ اسوہ رہ رہ کر ذہن میں آیا۔ جس کے معلمانہ و مشفقانہ کردار کی وجہ سے اپنی قوم جو تہذیب و تمدن سے ناآشنا، جنگ و جدال اور لوٹ مار کی خوگر، جہالت کی گھٹاٹوپ تاریکی میں ڈوبی بھٹک رہی تھی، وہ قوم تہذیب و شرافت کی علمبردار بن گئی۔ امن و امان اور علم کی شمعیں روشن کرنے لگی۔ یہ نرالی اور انوکھی تبدیلی صرف اور صرف آپؐ کی حکیمانہ تعلیم اور گہری تربیت جو جاذبِ ذات، رحمت و رحمت اور شفقت و شفقت کی عمل آوری سے ہی ہوئی۔ پیارے نبیؐ کی سیرتِ مطہرہ کے بہت سے شاہکار و ذرّین پہلو ہیں۔ آپؐ کی زندگی میں یتیم کا دلکش ماڈل ہے جس کو روزِ اول سے ہی محرومیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ آپؐ کی زندگی میں مشفق باپ اور دلجو و وفا شعار شوہر کا دل آویز نمونہ ہے۔ یتیموں، مسکینوں اور محتاجوں کی دلربائی کے لیے بھی اسوہ ہے۔ اسی غرض سے آپؐ نے تونگری و امیری میں بھی فقر کی زندگی گزاری۔ میرے نبی کی زندگی میں کسی مجبور کے لئے کوئی نمونہ نہیں ہے، ایسی بات نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے دعوت و تبلیغ کے لیے مشرکین کی سختیوں، اذیتوں و تکلیفوں کو برداشت کیا، لہٰذا ایک داعی کی زندگی میں آپؐ کا اسوہ بھی آئیڈیل (Ideal) ہے۔ آپؐ کو بنو ہاشم کے خاندان سمیت شعبِ ابی طالب (کی گھاٹی) میں محصور کر دیا گیا۔ دنیا کے تمام محصورین کے لیے بھی آپؐ کی زندگی میں جیتا جاگتا نمونہ ہے۔ مکے والوں کی انھیں قتل کرنے کی سازش کے درمیان وہ ہجرت کر گئے جس میں تمام مہاجرین کے لیے بھی دلپذیر پیغام ہے۔ قاتلوں کے ہجوم میں امانتوں کی ادائیگی کا دلفریب و تاریخ ساز واقعہ بھی آپؐ نے پیش کیا۔ مزید مکہ معظمہ اور کعبتہ اللہ سے وداع ہوتے ہوئے محبتِ وطن کی محبت و جذبات سے سرشار ڈبڈبائی آنکھوں سے خدا کی رضا اور زندگی کے بلند و بالا مقصد کے لیے ایثار و قربانی کا بھی طالب ہوا۔ ہجرت کرنے کے بعد اسلامی ریاست کے ایک حکمران کی حیثیت میں کامیاب سماجی، سیاسی، معاشی و مذہبی قائد کے علاوہ غزوات و جنگوں میں بحیثیت فوجی و سپہ سالار کا نرم لیکن دمکتے کردار کا بھی دنیا نے نظارہ کیا۔ ان تمام کے علاوہ ایک انتہائی عظیم پہلو یہ ہے کہ اللہ کے پیارے نبیؐ نے معلم، مزکی و مربی و مصلح کی حیثیت سے ساری انسانیت کے لئے بہترین اسوہ چھوڑا ہے۔ پیارے نبیؐ نے بھی اپنے منصب کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ اِنَّمَا بُعِثۡتُ مُعَلِّمًا ”میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں“ (ابن ماجہ 229) سب سے پہلی وحی الٰہی علم ہی سے متعلق ہے۔ ”پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، پڑھو تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا“ (سورہ علق) ان مختصر و دل نشین آیات میں تعلیم کو مرکز و محور و منشاء بنایا گیا۔ نبی امی غارِ حرا میں مقصدِ زندگی کی تلاش و جستجو میں محو تھے کہ حقیقت کیا ہے اور زمانے کے اسرار و رموز پر غور و فکر کرتے رہے، ہم کون ہیں اور کیوں ہیں؟ وحی الٰہی کی بدولت مضطرب و پریشان دل کو قرار آیا۔ دِل منور ہو گیا۔ یہ بات بھی واضح ہوئی کہ علم کا رشتہ ”اسمِ رب“ سے ہونا چاہیے۔ اس لئے کہ علم اسی کا عطا کردہ اور اسی کے طفیل ہر طرح کی ترقی و برکت ممکن ہے۔ وہی خالق، مالک اور رب ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے بھی اپنے ارشادات کے ذریعہ تعلیم کی افادیت پر روشنی ڈالی ”عالم کو عابد پر اتنی ہی فضیلت ہے جتنی کہ چودھویں چاند کو ستاروں پر فضیلت ہے“ علم کے حصول کو ہر فرد کی ذمہ داری قرار دیتے ہوئے، آپ ﷺ نے مزید کہا ”علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے“ تاریخ کی آنکھوں نے شاید ایسا انوکھا علم پرور باب نہیں دیکھا ہوگا۔ غزوہ بدر کے قیدیوں کی رہائی کے لئے فدیہ کی رقم مقرر کی گئی اور ان میں سے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے، ان کی رہائی اس شرط پر مقرر کی گئی کہ وہ دس (10) مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔ مزید آپؐ نے دوسری زبانوں کے سیکھنے کی بھی ترغیب دی۔ ذیل میں چند امتیازی صفات کا احاطہ کیا جا رہا ہے۔

طالب علم کا خیر مقدم: آپ ﷺ نے کہا بچے جنت کے باغوں کا پھول ہیں۔ عطیۂ خداوندی اور اللہ کی نعمت ہیں۔ ماں باپ کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہیں۔ بچے بڑوں کے لختِ جگر و نورِ نظر، آرزوؤں و تمناؤں کا محور و مرکز اور مستقبل کی امید ہیں۔ یہ بچے معاشرے کے چہکتے مہکتے، لہکتے اور چمکتے پھول ہیں۔ ان شاہین بچوں کی آبیاری و باغبانی اور تعلیم و تربیت میں جہاں والدین کا مرکزی کردار ہوتا ہے وہیں اساتذہ کا فرض منصبی، تاکہ ہونہار بچے پھلے پھولیں، پروان چڑھیں اور ملک و ملت کا روشن ستارا بن کر جگ مگ کرتے رہیں۔ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے طلب علم کی غرض سے آنے والوں کا حسنِ استقبال کرتے ہوئے انھیں خوش آمدید کہا۔ آپ ﷺ نے حضرت صفوانؓ کا خیر مقدم فرمایا اور ساتھ ہی انھوں نے بشارت دی کہ فرشتے بھی طالب علم کی تکریم و تعظیم کرتے ہوئے راہوں میں پر بچھاتے ہیں۔ مچھلیاں ان کے حق میں مغفرت طلب کرتی ہیں۔ طلبہ کی خیر خواہی اور علمی فروغ کو عملی شکل ”اصحابِ صفہ“ کی شکل میں دنیا کا پہلا باقاعدہ ”رہائشی مدرسہ، تعلیمی مرکز“ (Residential) قائم کیا۔ مسجد نبوی ﷺ میں وہ چبوترہ آج بھی اس دور کی یاد تازہ کرتا ہے۔ Residential School، جدید اسکولس، کالجس، یونیورسٹیز کے لئے مثالی نمونہ بنا۔ علم کی تعلیم و ترغیب سے متعلق آپ نے کہا ”رات کے کچھ حصے میں علم کا پڑھنا پڑھانا شب بیداری سے بہتر ہے۔“ حضرت ایوب بن موسیٰ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر عطیہ نہیں دیا ہے“، مسجد نبوی میں بیک وقت آپ ﷺ ایک طرف حلقہ ذکر دیکھتے ہیں اور دوسری جانب تعلیم و تعلّم، تو دونوں سے خوش ہو کر مجلسِ تعلیم کو ترجیح دے کر اس میں شریک ہوتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ اسوۂ مبارک آج اسکول اور کالجس اور یونیورسٹیز کے آغاز میں Orientation Program کے نام سے جو جلسے منعقد کرتے ہیں، وہ احسن عمل ہے۔ بقول شاعر ؎

بڑھ گئی رونق محفل تمہارے آنے سے
دِل نے خوش آمدید کہا، لب نے آفرین کہا

حوصلہ افزائی Encouragement: بقول ڈاکٹر فضل الٰہی، پیارے نبی ﷺ، اپنے طلبہ کی اچھی باتوں اور عمدہ کام کی ان کے سامنے تعریف فرما کر ان کی عزت افزائی کرتے۔ توفیقِ الٰہی سے یہ طرزِ عمل شاگردوں کو علم و عمل میں رسوخ پیدا کرنے اور سر توڑ جدو جہد کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ سیرتِ طیبہ سے چند مثالیں۔ ۱۔ حضرت ابی بن کعب کو علم کی مبارک باد دی۔ ۲۔ ابوموسیٰؓ کی عمدہ تلاوت کی تعریف کرتے ہوئے کہا ”تمہیں تو آلِ داؤد والی بہترین آواز دی گئی ہے“ ۳۔ ابوطلحہ کے صدقہ کرنے پر شاباشی۔ آفرین، یہ تو آخرت کیلئے فائدہ بخش حال ہے۔ اللہ اکبر! کس قدر بلند و بالا تھی یہ ہمت افزائی۔ رسولؐ کی زبانی حوصلہ افزائی وہ محرک ہے جو جذبوں کو اُبھارتا ہے۔ صلاحیتوں کو اُجاگر کرتا ہے۔ اور کچھ کرنے کا حوصلہ عطا کرتا ہے۔ اگر اساتذہ کرام طلبہ کے ساتھ خلوص، محبت، اور خیر خواہی سے پیش آئیں اور حوصلہ افزائی کرتے رہیں تو شاگردوں کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور شخصیت نکھر جاتی ہے۔ اسی لئے علامہ اقبال نے کہا ؎

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ، نئے صبح و شام پیدا کر
تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

طلبہ کی صلاحیتوں کا اِدراک: نبی ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی صلاحیتوں کا اِدراک کر کے انہیں علم و عمل کی قیادت عطا فرمائی۔ کلاس میں ہر بچہ انوکھا اور ممتاز خوبیوں کا مالک ہوا ہے۔ ان کو پہچانیں اور آگے بڑھیں۔

ایک پتھر کی قسمت بھی سنور سکتی ہے
شرط یہ ہے کہ سلیقے سے تراشا جائے

۱۔ حضرت عمر اور ابوجہل کو دیکھا۔ دعا فرمائی کہ ان سے اسلام کو معزز بنا۔ حضرت عمرؓ میں تبدیلی آئی تو کس شان سے آئی۔ ۲۔ چار اشخاص سے قرآن سیکھو۔ ۱۔ عبداللہ ابن مسعود۔ ۲۔ حضرت ابی بن کعب۔ ۳۔ معاذ بن جبل۔ ۴۔ سالمؓ سے۔ ۳۔ علم فرائض میں زید بن ثابتؓ کے قول کو تمام پر ترجیح دینے کی تاکید کی۔ اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے متعلق کہا کہ آپ حلال و حرام کا علم تمام سے زیادہ رکھتے تھے۔ نبی کریم ﷺ دینی علم جاننے والے طلبہ (صحابہ کرام) کی صلاحیتوں کے مطابق ان میں سے ہر ایک کے ساتھ معاملہ فرماتے۔ لہٰذا اساتذہ کرام کو چاہیے کہ جماعت میں بچوں کی شاہینی صلاحیتوں کا ادراک کر کے انہیں آگے بڑھائیں۔

منزل سے بڑھ کر منزل تلاش کر
مل جائے تجھ کو دریا تو سمندر تلاش کر

عمل کے ساتھ تعلیم: تعلیم و تربیت میں معلم کی شخصیت اور اس کی سیرت اہم اور بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ آپ ﷺ اپنی تعلیمات کا عملی نمونہ تھے۔ ۱۔ جس بات کا معلم اپنے شاگردوں کو حکم دے وہ خود بھی اس کرے۔ ۲۔ جس بات سے روکے، اس سے خود بھی دور رہے۔ عمل کا اثر دلوں پر الفاظ سے زیادہ ہوتا ہے۔ عمل کی آواز زیادہ بلند ہوتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ اپنی تعلیمات کا عملی نمونہ تھے۔ حضراتِ صحابہ کو جس بھلائی کا حکم دیتے، نہ صرف یہ کہ خود اس پر عمل کرتے بلکہ اس کے کرنے میں پیش پیش رہتے۔ جن برائیوں سے منع کرتے ان سے خود سب سے زیادہ دور رہتے۔ سیرتِ مطہرہ میں اس بارے میں کثرت سے مثالیں موجود ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

۱۔ کثرت سے ذکرِ الٰہی کرتے۔ ۲۔ آپ کس قدر پانچوں نمازوں کی حفاظت کا خیال کرتے تھے۔ غزوات میں بھی نمازیں ترک نہیں ہوتی تھیں۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز کی تلقین فرمائی تو خود اپنا عالم یہ تھا کہ آپ ﷺ چاشت، اشراق، اوابین، اور تہجد کا اہتمام فرماتے تھے۔ تہجد بھی ایسی کہ کھڑے کھڑے پاؤں پر ورم آجاتا تھا۔ مرضِ وفات میں بھی آپ نے صحابہ کے کندھوں کے سہارا لے کر نماز باجماعت کیلئے مسجد تشریف لاتے۔ ۳۔ دعوت الی اللہ کا بہ کمال اہتمام فرماتے۔ ۴۔ خندق کھودنے میں شریک، مسجد کی تعمیر میں بھی پیش پیش رہے، وغیرہ۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

طلبہ سے استفسار (سوال): اُستاد کے طلبہ سے استفسار میں غور و فکر کی دعوت بتلائی جانے والی بات کی طرف اور بات کو سمجھنے کی قوی ترغیب ہوتی ہے۔ سرورِ دوعالمؐ بسا اوقات بات بتلانے سے پہلے اسی موضوع کے متعلق متوجہ کرنے شاگردوں سے سوال فرمایا کرتے تھے۔ ۱۔ کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے ۲۔ بتاؤ اس شخص سے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ ۳۔ یہ کون سا دِن ہے۔ یہ کون سا شہر ہے۔ یہ کون سا مہینہ ہے۔ یہ طرز تجسس کو اُبھارنے، غور و فکر کرنے پھر ان کے سامنے اپنی بات پیش کرنے کا ایک کارآمد ذریعہ ہے۔ سوال کو اُٹھانا اور سوالات کا خیر مقدم کرنا بھی منصبِ معلمی ہے۔ حضور ﷺ نے تعلیم کے فروغ کے لئے سوال کو یہ فرما کر بڑی اہمیت دی کہ علم ایک صندوق ہے جس کی کنجی سوال ہے۔

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

اِن شاء اللہ آئندہ آپ ﷺ کی معلمانہ محبت و شفقت، وقت کی قدر، زبان کا استعمال، عدل و انصاف کا احاطہ کیا جائے گا۔ بقول مولانا محمد حنیف عبدالمجید ”میرا مقصدِ زندگی یہی، میرا وظیفہ یہی ہے“ دنیا کی زیب و زینت، رنگینی و رعنائی سے میرا مکان خالی ہے۔ اس کا مجھے غم نہیں ہے۔ دنیا کے فانی ہونے والے چند چیتھڑوں سے میرا بدن مزین نہ ہو سکے، اس کی مجھے فکر نہیں۔ مجھے غم او رفکر ہے تو یہی کہ میرا حشر قیامت کے دن معلمین کی صف میں ہو، اُمّت کے معمار و قائدین کی صف میں ہو۔ اُمّت کے نگران و رہبروں کی صف میں ہو۔ حضورؐ اور صحابہؓ کی صف میں ہو“ یہی میری تمنا، یہی میری آرزو، میرا مقصدِ زندگی“

☆☆☆☆☆☆

بھارت اور چین سرحدی تنازع کے حل کی جانب ایک قدم آگے، کم متنازع علاقوں کی نشاندہی پر اتفاق

نئی دہلی ربیجنگ۔ 3 رستمبر۔ ایم این این۔ بھارت اور چین نے اپنے طویل عرصے سے جاری سرحدی تنازع کے حل کی سمت ایک اہم مگر محدود پیش رفت کرتے ہوئے سرحد کے نسبتاً کم متنازع حصوں کی نشاندہی اور حد بندی پر کام کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ دونوں ممالک اس مقصد کے لیے مذاکرات کاروں کا ایک خصوصی گروپ تشکیل دیں گے۔ یہ پیش رفت بیجنگ میں بھارت کے قومی سلامتی مشیر اجیت ڈوول اور چین کے وزیر خارجہ وانگ یی کے درمیان سرحدی مسئلے پر خصوصی نمائندوں کی 25 ویں میٹنگ کے بعد سامنے آئی۔ دونوں ممالک نے مذاکرات کے بعد آٹھ نکاتی مشترکہ بیان جاری کیا۔ بھارت اور چین نے تقریباً 3,500 کلومیٹر طویل سرحد پر کشیدگی کو فوری طور پر قابو کرنے کے لیے مشرقی اور وسطی سیکٹر میں دو نئی فوجی ہاٹ لائنز اور فوجی کمانڈروں کے درمیان ملاقاتوں کے لیے دو نئے مقامات قائم کرنے پر بھی اتفاق کیا ہے۔ دونوں فریقوں نے لائن آف ایکچوئل کنٹرول یعنی ایل اے سی کے بعض علاقوں کے بارے میں ایک دوسرے کے مؤقف کو بہتر طور پر سمجھنے اور سرحدی انتظام کو مؤثر بنانے کے طریقوں پر بات چیت کی۔ ایل اے سی کے محل وقوع سے متعلق مختلف تصورات دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کی ایک بڑی وجہ رہے ہیں۔ بھارت اور چین نے سرحد پر امن و استحکام برقرار رکھنے اور کسی بھی نئی صورتحال کو موجودہ سفارتی اور فوجی ذرائع کے ذریعے فوری طور پر حل کرنے پر بھی اتفاق کیا۔ بھارت مسلسل اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ دوطرفہ تعلقات میں معمول کی پیش رفت کے لیے سرحد پر امن بنیادی شرط ہے۔ دونوں ممالک نے 2005 کے معاہدے کی بنیاد پر سرحدی تنازع کا جامع حل تلاش کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔

مولانا آزاد اقلیتی مالیاتی کارپوریشن کی اسکیموں کو رفتار دینے کا مطالبہ، سلیم سارنگ کی نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اپوار سے ملاقات

تعلیمی قرض کی حد ۲۰ لاکھ روپے کرنے، کاروباری قرض اسکیم، او ٹی ایس اور زیر التوا اسکیموں کے لیے فنڈ فراہم کرنے کا مطالبہ

ممبئی: ۳/ستمبر (پریس ریلیز): مولانا آزاد اقلیتی اقتصادی ترقیاتی کارپوریشن کی مختلف اسکیموں کو مزید مؤثر طریقے سے نافذ کرنے اور اقلیتی طبقے کے طلبہ، چھوٹے کاروباریوں اور ضرورت مند شہریوں کو مالی مدد فراہم کرنے کے مقصد سے مولانا آزاد کارپوریشن کے ڈائریکٹر سلیم سارنگ نے نائب وزیر اعلیٰ مہاراشٹرا اور اقلیتی ترقی و اوقاف کی کابینی وزیر سنیترا اپوار سے ملاقات کی اور اہم مطالبات پیش کیے۔ اس موقع پر کارپوریشن کے ڈائریکٹر ڈاکٹر اصغر مقادم اور الطاف پاویکر بھی موجود تھے۔ سلیم سارنگ نے اقلیتی مالیاتی کارپوریشن کے موجودہ کام کاج میں درپیش مسائل، زیر التوا تجاویز اور اقلیتی طبقے کی ضروریات سے نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار کو واقف کراتے ہوئے اقلیتی مالیاتی کارپوریشن کی اسکیموں کو فوری طور پر رفتار دینے کا مطالبہ کیا۔ تعلیمی قرض کی حد ۵ سے بڑھا کر ۲۰ لاکھ روپے کی جائے: فی الحال مولانا آزاد اقلیتی مالیاتی کارپوریشن کے ذریعے اقلیتی طلبہ کو فراہم کی جانے والی تعلیم قرض اسکیم کے تحت زیادہ سے زیادہ ۵ لاکھ روپے تک کا قرض فراہم کیا جاتا ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیش نظر یہ رقم ناکافی ہے، اس لیے تعلیمی قرض کی حد بڑھا کر ۲۰ لاکھ روپے کی جائے، سلیم سارنگ نے یہ مطالبہ کیا۔ اس سلسلے میں کارپوریشن کی جانب سے گزشتہ ڈیڑھ سے دو برس سے اقلیتی ترقیاتی محکمہ کے پاس تجویز زیر التوا ہے۔ لہٰذا اس تجویز پر فوری فیصلہ کرتے ہوئے طلبہ کو بڑی راحت فراہم کرنے کا مطالبہ سلیم سارنگ نے کیا۔ ۲۰۱۴-۱۵ سے بند کاروباری قرض اسکیم دوبارہ شروع کی جائے: سلیم سارنگ نے اس جانب بھی توجہ دلائی کہ اس وقت کارپوریشن کے تحت ریاستی حکومت کے فنڈ سے اقلیتی طبقے کیلئے کوئی کاروباری قرض اسکیم جاری نہیں ہے۔ اس سے قبل 'براہ راست قرض اسکیم' کے نام سے کاروباری قرض اسکیم شروع کی گئی تھی، تاہم اسے سال ۲۰۱۴-۱۵ میں بند کر دیا گیا۔ اس کے پیش نظر اقلیتی طبقے کے چھوٹے کاروباریوں، نوجوانوں اور خود روزگار شروع کرنے کے خواہشمند افراد کے لیے ریاستی حکومت کے فنڈ سے نئی کاروباری قرض اسکیم شروع کرنے کی اجازت دی جائے، یہ مطالبہ کیا گیا۔ اس اسکیم کے تحت چھوٹے کاروبار کے لیے قرض کے ساتھ ساتھ کاروباری گاڑی خریدنے کے لیے بھی قرض فراہم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ون ٹائم سیٹلمنٹ اسکیم نافذ کرنے کا مطالبہ: مہامنڈل سے قرض حاصل کرنے والے بعض مستفیدین کی جانب سے بقایا قرض کی یکمشت ادائیگی کے لیے ون ٹائم سیٹلمنٹ (OTS) اسکیم شروع کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ تاہم فی الحال مہامنڈل کے پاس ایسی کوئی اسکیم دستیاب نہیں ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ کو تجویز بھیجی جا چکی ہے۔ سلیم سارنگ نے مطالبہ کیا کہ او ٹی ایس اسکیم نافذ کر کے قرض داروں کو راحت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ مہامنڈل کے بقایا قرض کی وصولی میں بھی اضافہ کیا جائے۔ ۹ نومبر ۲۰۲۴ کے حکومتی فیصلے میں شامل تمام اسکیمیں فوری طور پر شروع کی جائیں: اقلیتی ترقیاتی محکمہ نے ۹ نومبر ۲۰۲۴ کو مہامنڈل کی مختلف اسکیموں کے سلسلے میں حکومتی فیصلہ جاری کیا تھا۔ اس حکومتی فیصلے میں شامل تمام اسکیموں کو عملی طور پر شروع کرنے کے لیے مہامنڈل کو اجازت دی جائے اور ان اسکیموں کے لیے ضروری فنڈ بھی دستیاب کرایا جائے، یہ مطالبہ بھی سلیم سارنگ نے کیا۔ اقلیتی طبقے کو اسکیموں کا عملی فائدہ ملنا ضروری: سلیم سارنگ نے نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار کے سامنے واضح موقف پیش کرتے ہوئے کہا کہ مہامنڈل کی اسکیمیں صرف کاغذوں تک محدود نہ رہیں بلکہ ان کا عملی فائدہ اقلیتی طبقے کے طلبہ، نوجوانوں، کاروباریوں اور ضرورت مند مستفیدین تک پہنچنا ضروری ہے۔ اس کے لیے زیر التوا تجاویز کو فوری منظوری دی جائے اور کارپوریشن کو ضروری فنڈ اور انتظامی تعاون فراہم کیا جائے۔ اس موقع پر ڈاکٹر اصغر مقادم اور الطاف پاویکر نے بھی ان مطالبات کی حمایت کرتے ہوئے مولانا آزاد اقلیتی مالیاتی کارپوریشن کی اسکیموں کو وسعت دینے اور ان پر مؤثر طریقے سے عمل درآمد کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ سلیم سارنگ نے کہا، اقلیتی طبقے کے طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے لیے بڑے قرض کی ضرورت ہے، جبکہ نوجوانوں کو کاروبار اور خود روزگار کے لیے مالی تعاون درکار ہے۔ اس لیے زیر التوا تجاویز کو مزید تاخیر کیے بغیر فوری منظوری دی جائے اور مہامنڈل کی اسکیموں کے لیے ضروری فنڈ فراہم کیا جائے۔

وقف بورڈ کی من مانی کے خلاف ۱۰/ستمبر سے تادمِ مرگ بھوک ہڑتال!

اورنگ آباد: ۳/ستمبر (راست): مہاراشٹر ریاستی وقف بورڈ کے کام کاج میں شفافیت سے متعلق سوالات ایک بار پھر سامنے آئے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کے ضلعی صدر اور روزنامہ 'سنگھرش' کے مدیر محمد قمرالا ایمان خان نے وقف بورڈ کے چیف ایگزیکٹو افسر سے اجلاسوں کی کارروائی خاص کر روداد، مالی معاملات اور انتظامی امور سے متعلق تفصیلات عوام کے سامنے لانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مطالبات تسلیم نہ کیے جانے کی صورت میں ۱۰ ستمبر ۲۰۲۶ سے بے مدت بھوک ہڑتال کا انتباہ بھی دیا گیا ہے۔ محمد قمرالا ایمان خان کی جانب سے دی گئی درخواست میں اکتوبر ۲۰۲۳ سے ۲۵ اگست ۲۰۲۶ تک کے تمام اجلاسوں کی کارروائی ان کی روداد، ۲۰۲۰ سے ۲۵ اگست ۲۰۲۶ تک کی آڈٹ رپورٹس اور جنوری ۲۰۲۰ سے ۲۵ اگست ۲۰۲۶ تک منعقدہ اجلاسوں کے اخراجات کی مکمل تفصیلات سرکاری طور پر جاری کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ وقف بورڈ ایک عوامی ادارہ ہے، اس لیے اس کے فیصلوں، مالی معاملات اور انتظامی کام کاج میں شفافیت برقرار رکھنے کے لیے متعلقہ معلومات عوام کے سامنے لائی جانی چاہیے۔ اجلاسوں میں کیا فیصلے کیے گئے، کن امور پر غور کیا گیا اور ان فیصلوں پر کس طرح عمل کیا گیا، اس کی تفصیلات بھی دستیاب کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ وقف بورڈ کی سرکاری ویب سائٹ پر اکتوبر ۲۰۲۳ تک کے اجلاسوں کی کارروائی دستیاب رہی ہے۔ اس کے بعد کے اجلاسوں کی کارروائی بھی سرکاری ویب سائٹ پر جاری کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے، تاکہ متعلقہ فیصلوں اور کارروائی سے عوام کو آگاہی حاصل ہو سکے۔ اسی طرح ۲۰۲۰ سے ۲۵ اگست ۲۰۲۶ تک کی آڈٹ رپورٹس عام کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ مالی معاملات سے متعلق سرکاری دستاویزات عوام کے سامنے ہونی چاہئیں۔ جنوری ۲۰۲۰ سے ۲۵ اگست ۲۰۲۶ تک منعقد ہونے والے اجلاسوں پر ہونے والے اخراجات کی اجلاس وار تفصیلات جاری کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ اخراجات سے متعلق سرکاری ریکارڈ، بل اور دیگر متعلقہ دستاویزات دستیاب کرانے کی مانگ کی گئی ہے۔ جون سے اگست ۲۰۲۶ کے دوران لیے گئے بعض فیصلوں کے حوالے سے بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ وقف بورڈ کی مدت ختم ہونے کے قریب بعض اہم فیصلے کیے گئے، جن کے بارے میں وقف کے مفاد سے متعلق سوالات موجود ہیں۔ اسی لیے اس مدت کے تمام اجلاسوں، قراردادوں، فیصلوں اور فیصلہ سازی کے طریقۂ کار کی جامع جانچ کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس بات کی جانچ کی جائے کہ مذکورہ فیصلے وقف بورڈ کے مقررہ قواعد وضوابط کے مطابق کیے گئے یا نہیں۔ درخواست میں خاص طور پر وقف بورڈ کے ضابطہ ۲۵ اور ۲۶ کے تحت دستیاب اختیارات کے مطابق متعلقہ فیصلوں پر نظرِ ثانی کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اگر جانچ کے دوران کسی فیصلے کے بارے میں ضابطے کی خلاف ورزی یا وقف کے مفاد سے متعلق اعتراض سامنے آئے تو قانون اور قواعد کے مطابق اس پر مناسب کارروائی اور نظرِ ثانی کی جائے، یہ بھی مطالبات میں شامل ہے۔ درخواست میں چیف ایگزیکٹو افسر کی صدر دفتر میں موجودگی، عوام سے ملاقات کے دن اور اوقات بھی واضح طور پر جاری کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ معلومات وقف بورڈ کی سرکاری ویب سائٹ اور دفتر کے نوٹس بورڈ پر بھی آویزاں کرنے کی مانگ کی گئی ہے، تاکہ شہریوں کو وقف سے متعلق کاموں کے لیے دفتر آنے میں دشواری نہ ہو۔ محمد قمرالا ایمان خان نے مطالبات پر عمل کے لیے ۹ ستمبر ۲۰۲۶ تک کی مہلت دی ہے۔ ان کے مطابق اگر مقررہ مدت تک مطالبات پر کارروائی نہیں کی گئی تو ۱۰ ستمبر ۲۰۲۶ سے چھترپتی سمبھاجی نگر میں واقع مہاراشٹر ریاستی وقف بورڈ کے صدر دفتر کے سامنے بے مدت بھوک ہڑتال شروع کی جائے گی۔ انہوں نے مطالبات تسلیم نہ ہونے کی صورت میں احتجاج کو مزید تیز کرنے اور ضرورت پڑنے پر قانونی راستہ اختیار کرنے کا بھی انتباہ دیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ۹ ستمبر تک وقف بورڈ انتظامیہ ان مطالبات پر کیا موقف اختیار کرتی ہے۔

لائبریری کلچر بچانا ہے تو گلی محلوں میں بچوں کی لائبریریاں اور اسکولوں میں مضبوط لائبریری نظام ضروری: مرزا ندوی

لاتور قومی سیمینار میں بچوں کو کتابوں سے جوڑنے اور اسکول لائبریریوں کو فعال بنانے پر زور، ڈاکٹر شیلا گوڈبولے-پائیکراؤ کو 'ایکسیلنٹ لائبریرین ایوارڈ' سے نوازا گیا

لاتور: 3/ستمبر (راست): پروفیسر وی آر ڈاڈگے لائبریری فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ہوٹل انجنی، لاتور میں "Transforming & Higher Education Open,Libraries through AI and,Knowledge Systems Inclusive Infrastructure" کے عنوان سے ایک روزہ کثیر الموضوعی قومی سیمینار منعقد ہوا، جس میں ملک بھر سے 100 سے زائد لائبریرینز، محققین اور ماہرین تعلیم نے شرکت کی۔ سیمینار کے مہمانِ خصوصی اور ریڈ اینڈ لیڈ فاؤنڈیشن کے بانی مرزا عبدالقیوم ندوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگر بڑی لائبریریوں کو زندہ رکھنا اور معاشرے میں مطالعے کی عادت کو فروغ دینا ہے تو اس کی بنیاد بچپن ہی میں رکھنی ہوگی۔ گلی محلوں میں بال لائبریریاں قائم کرنے کے ساتھ اسکولوں کی لائبریریوں کو فعال اور مضبوط بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کو کتابوں سے جوڑنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ کتاب ان کی روزمرہ زندگی اور ان کے محلے کا حصہ بنے۔ جب بچے بچپن ہی سے کتاب اور لائبریری سے وابستہ ہوں گے تو مستقبل میں یونیورسٹیوں اور بڑے شہروں کی لائبریریوں کے قارئین کی تعداد بھی بڑھے گی۔ مرزا ندوی نے مریم مرزا بچوں کی محلہ لائبریری اور ریڈ اینڈ لیڈ فاؤنڈیشن کی جانب سے جاری ملک گیر مہم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت اورنگ آباد میں 42، پربھنی میں 15، برہان پور (مدھیہ پردیش) میں 5 اور حیدرآباد میں 5 بچوں کی لائبریریاں کامیابی سے چل رہی ہیں، جن کے ذریعے ہزاروں بچے اور نوجوان کتابوں سے جڑ چکے ہیں۔ کلیدی خطاب میں کرناٹک اسٹیٹ اکا مہا دیوی ویمنز یونیورسٹی کے سینئر پروفیسر ڈاکٹر پی جی ترسد نے کہا کہ مصنوعی ذہانت (AI) کے دور میں لائبریرین کی اہمیت کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ جائے گی۔ لائبریرین صرف معلومات کے محافظ نہیں رہیں گے بلکہ معلومات کی تصدیق، ڈیٹا پرائیویسی، کاپی رائٹ اور انسانی اقدار کے تحفظ میں اخلاقی و فکری رہنما کا کردار بھی ادا کریں گے۔ انہوں نے اوپن ایکسس اور معاون ٹیکنالوجی کے ذریعے بصارت سے محروم اور دیگر خصوصی ضروریات رکھنے والے افراد کے لیے لائبریری خدمات کو زیادہ قابل رسائی بنانے پر بھی زور دیا۔ سیمینار کے دوران AI ٹولز، اوپن سائنس، قومی تعلیمی پالیسی 2020، معلوماتی اخلاقیات، کاپی رائٹ، ڈیٹا پرائیویسی اور معذور افراد کے لیے قابل رسائی لائبریری نظام سمیت مختلف موضوعات پر پانچ تکنیکی سیشنز منعقد ہوئے۔ اس موقع پر تحقیقی مقالات پر مشتمل خصوصی یادگاری مجلہ (Souvenir Volume) بھی جاری کیا گیا۔ اختتامی و تقسیم اسناد کی تقریب میں پروفیسر چندرکانت جوشی کی صدارت اور مرزا عبدالقیوم ندوی کی موجودگی میں ڈاکٹر شیلا گوڈبولے-پائیکراؤ کو شعبۂ لائبریری میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں باوقار 'ایکسیلنٹ لائبریرین ایوارڈ' سے نوازا گیا۔ اختتامی اجلاس میں چیف رپورٹر ڈاکٹر رویندر لاٹھکر نے سیمینار کی جامع رپورٹ پیش کی۔ اس موقع پر 100 سے زائد شرکاء میں اسناد تقسیم کی گئیں، جبکہ نئے پی ایچ ڈی اسکالرز اور ترقی پانے والے لائبریری پروفیشنلز کی گلپوشی بھی کی گئی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر لکشمی کانت پنسلواد اور محترمہ سوچیترا چندن شوے نے مشترکہ طور پر کی۔ ڈاکٹر وشنو پوار اور ڈاکٹر گووند گھوگرے نے کلماتِ تشکر ادا کیے۔ سیمینار کی کامیابی میں ڈاکٹر ڈی ٹی گھاٹکر، پروفیسر دیپک ڈونگرے، ڈاکٹر منیشا باگڈے، ڈاکٹر سریکھا ڈاڈگے، امیت ڈاڈگے اور فاؤنڈیشن کے دیگر اراکین نے اہم کردار ادا کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بھیونڈی کے سابق کارپوریٹر حنیف قریشی کا مدینہ منورہ میں انتقال

بھیونڈی: ۳/ستمبر (شارف انصاری): -شہر کی معروف سیاسی، سماجی شخصیت اور قریشی برادری کے فعال نمائندے سابق کارپوریٹر حنیف قریشی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم زیارت کے سلسلے میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں مقیم تھے، جہاں طبیعت ناساز ہونے پر انہیں اسپتال میں داخل کیا گیا۔ ڈاکٹروں نے ان کی اوپن ہارٹ سرجری کی، تاہم سرجری کے بعد وہ جانبر نہ ہو سکے۔ اطلاع ملنے پر ان کا بیٹا، جو امریکہ میں مقیم ہے، بھی مدینہ منورہ پہنچ گیا تھا۔ مرحوم کی تدفین جنت البقیع میں عمل میں آئی۔ حنیف قریشی نے 2007 کے کارپوریشن انتخابات میں وارڈ نمبر 25 سے انتخاب لڑا تھا اور کئی برس تک کارپوریٹر کی حیثیت سے شہری مسائل کے حل کے لیے سرگرم رہے۔ عارضی سلاٹر ہاؤسز کے تحفظ کے لیے ممبئی ہائی کورٹ سے رجوع کر کے قانونی جدوجہد کرنا بھی ان کی نمایاں خدمات میں شمار ہوتا ہے۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ، دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ ان کے انتقال پر شہر کے سیاسی، سماجی و مذہبی حلقوں اور قریشی برادری کے عمائدین نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لیے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

مسلم کھاٹک برادری کا تعلیمی بیداری کی جانب قابل تحسین قدم

جلگاؤں: ۳/ستمبر (عقیل خان بیاولی): دور دراز قصبوں، دیہی علاقوں اور چھوٹی بستیوں میں آباد مسلم کھاٹک برادری، جو طویل عرصے سے تعلیمی و معاشی اعتبار سے پسماندگی کا سامنا کرتی رہی ہے اور بڑی تعداد میں اپنے پشتینی پیشے سے وابستہ ہے، اب تعلیمی بیداری، اجتماعی اتحاد اور سماجی ترقی کی نئی سمت میں آگے بڑھتی دکھائی دے رہی ہے۔ تعلیمی کانفرنسوں، اجتماعی شادیوں اور اعزازی تقریبات کا بڑھتا رجحان اس مثبت تبدیلی کی علامت ہے۔ اسی سلسلے میں ضلع جلگاؤں کے چالیس گاؤں میں مسلم کھاٹک برادری کے زیرِ اہتمام ایک باوقار اعزازی تقریب منعقد ہوئی، جس میں اعلیٰ تعلیم میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں مقام حاصل کرنے والی برادری کی شخصیات کو خصوصی اعزاز سے نوازا گیا۔ تقریب میں مہاراشٹر کے علاوہ پڑوسی ریاستوں گجرات اور مدھیہ پردیش سے تعلق رکھنے والے علماء، حفاظ، ڈاکٹرز، وکلاء، انجینئرز، محققین اور اساتذہ سمیت تقریباً 400 افراد کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ تقریب کی صدارت برادری کے قومی صدر، جمعیۃ علماء ہند کے ریاستی نائب صدر اور معروف سماجی، سیاسی، تعلیمی و دینی رہنما الحاج مفتی محمد ہارون ندوی نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں مفتی محمد ہارون ندوی نے کہا کہ "ہمارے بچوں کا اچھی تعلیم حاصل کر کے ترقی کرنا ہی ہمارا مشن ہے۔" انہوں نے طلبہ کو قرآن کریم کے پہلے حکم "اقرأ" کی طرف متوجہ کرتے ہوئے تعلیم کی اہمیت اجاگر کی اور کہا کہ روزگار کا کوئی بھی جائز ذریعہ اختیار کرنے میں قباحت نہیں، تاہم تعلیم کے ذریعے انسان پہلے ایک اچھا اور ذمہ دار انسان بنے، یہی اصل کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ برادری کی ایک بیٹی کا اسرو (ISRO) میں انتخاب اور ایک بیٹے کا ایل ایل ایم کی ڈگری حاصل کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ مناسب مواقع، رہنمائی اور حوصلہ افزائی ملے تو اس برادری کے بچے بھی کسی سے پیچھے نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے والدین پر زور دیا کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کو اولین ترجیح بنائیں اور انہیں جدید علوم کے ساتھ اعلیٰ اخلاق و کردار سے بھی آراستہ کریں۔ تقریب میں حافظ، عالم، سائنس، طب، قانون، انجینئرنگ اور دیگر شعبوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات اور افراد کو قومی صدر مفتی محمد ہارون ندوی، مہاراشٹر کے صدر حاجی یوسف لطیف اور دیگر معززین کے ہاتھوں میڈل، ٹرافیاں اور اسناد پیش کی گئیں۔ تقریب کا ایک نمایاں پہلو طلبہ کی جانب سے پیش کی جانے والی شاندار سائنسی نمائش تھی۔ ہونہار طلبہ نے مختلف سائنسی ماڈلز پیش کر کے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ ان کی کاوشوں نے یہ پیغام دیا کہ مناسب تعلیمی مواقع اور سرپرستی میسر آئے تو محروم طبقات سے تعلق رکھنے والی نئی نسل بھی سائنس، ٹیکنالوجی اور تحقیق کے میدان میں ملک کا نام روشن کر سکتی ہے۔

برکس میں چین اور روس کے درمیان توازن، بھارت کی اسٹریٹجک خودمختاری کا بڑا امتحان

نئی دہلی۔3/ستمبر۔ ایم این این۔ برکس کی صدارت سنبھالنے والا بھارت ایک پیچیدہ سفارتی توازن قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ نئی دہلی چاہتا ہے کہ برکس ترقی پذیر دنیا اور گلوبل ساؤتھ کی مضبوط آواز بنے، لیکن ساتھ ہی یہ گروپ چین کے زیر اثر اتحاد یا واضح طور پر مغرب مخالف بلاک میں تبدیل نہ ہو۔ بھارت کی حکمت عملی میں چین اور روس کے ساتھ تعلقات مرکزی اہمیت رکھتے ہیں۔ چین کے ساتھ سرحدی تنازع اور باہمی عدم اعتماد برقرار ہے، لیکن نئی دہلی یہ بھی سمجھتا ہے کہ بیجنگ کو نظرانداز کر کے برکس کے بڑے اقتصادی اور ترقیاتی اہداف حاصل کرنا ممکن نہیں۔ بھارت نے چین اور روس کی جانب سے ڈالر پر انحصار کم کرنے کی کوششوں کی حمایت تو کی ہے، لیکن مشترکہ برکس کرنسی جیسے منصوبوں سے فاصلہ رکھا ہے۔ نئی دہلی کو خدشہ ہے کہ ایسا مالیاتی نظام بالآخر چین کے اقتصادی اثر و رسوخ کو مزید مضبوط کر سکتا ہے۔ بھارت نیو ڈیولپمنٹ بینک، مقامی کرنسیوں میں تجارت، ڈیجیٹل ادائیگیوں اور متبادل مالیاتی نظام کی حمایت کرتا ہے، لیکن اسے امریکہ یا مغربی ممالک کے خلاف سیاسی ہتھیار بنانے کے حق میں نہیں ہے۔ چین کے ساتھ بھارت کا ایک بڑا اختلاف بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو بھی ہے۔ نئی دہلی برکس کے ذریعے ایسے کسی منصوبے کو بالواسطہ قبولیت دینے سے گریز کرتا رہا ہے جو چین کے بی آر آئی کو مضبوط کرے۔ پاکستان کو برکس میں شامل کرنے کے معاملے پر بھی بھارت محتاط ہے، جبکہ چین اور روس اس امکان کے لیے نسبتاً زیادہ کھلے ہیں۔ دوسری جانب روس کے ساتھ بھارت کے کئی دہائیوں پر محیط دفاعی، توانائی اور سفارتی تعلقات نئی دہلی کو برکس کے اندر ایک اہم توازن فراہم کرتے ہیں۔ یوکرین جنگ کے بعد روس سے رعایتی تیل کی خریداری نے دونوں ممالک کے اقتصادی تعلقات کو مزید مضبوط کیا ہے۔ اس کے باوجود بھارت روس اور چین کے بڑھتے ہوئے مغرب مخالف اشتراک کا حصہ بننے سے گریز کر رہا ہے۔ نئی دہلی اپنی خارجہ پالیسی کو کسی ایک عالمی طاقت یا اتحاد کے ساتھ مکمل طور پر منسلک کرنے کے بجائے اسٹریٹجک خودمختاری برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ بھارت اپنی برکس صدارت کے دوران تنظیم کو زیادہ عملی اور ترقی پر مبنی بنانے کا خواہاں ہے۔ اس کی ترجیحات میں صاف توانائی، موسمیاتی تبدیلی، گرین فنانس، صحت، فن ٹیک، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، مصنوعی ذہانت، تجارت اور مضبوط سپلائی چین شامل ہیں۔

تریپورہ سے 18 میٹرک ٹن چاول کی کھیپ آسٹریا اور ہالینڈ کو برآمد کی گئی

نئی دہلی۔ 3/ستمبر۔ ایم این این۔ تریپورہ سے این پی او پی سے تصدیق شدہ نسلی چاول کی چار اقسام کی 18 میٹرک ٹن کی ایک کھیپ 2 ستمبر 2026 کو آسٹریا اور ہالینڈ کو برآمد کرنے کے لیے روانہ کی گئی تھی۔ جسے زرعی اور پراسیسڈ فوڈ پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (اے پی ای ڈی اے) نے سہولت فراہم کی تھی۔ برآمد مقامی کسانوں کے لیے منڈی کے نئے مواقع پیدا کرنے اور منظم اور برآمد پر مبنی پیداوار کے ذریعے بین الاقوامی منڈیوں کے ساتھ تریپورہ کے انضمام کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ این پی او پی سے تصدیق شدہ نسلی چاول کی کھیپ چار اقسام پر مشتمل ہے: خوشبودار کالی کھسا چاول، خوشبودار ہری نارائن چاول، بیرون چاول (سفید چپکنے والے چاول) اور می ہنگا چاول (سیاہ چاول)۔ چاول کو تریپورہ کی فارمر پروڈیوسر کمپنیوں (ای پی سیز) سے اکٹھا کیا گیا ہے جو تریپورہ اسٹیٹ آرگینک فارمنگ ڈیولپمنٹ ایجنسی (ٹی ایس او ایف ڈی اے) کے تعاون سے ہے اور میسرز پریتھی نامیاتی کھانے سونی پت سے برآمد کیا جا رہا ہے، جو دنیا بھر میں ہندوستانی نامیاتی زرعی مصنوعات کا ایک سرکردہ برآمد کنندہ ہے۔ یہ پہل مقامی پروڈیوسروں اور ایف پی سی کو بین الاقوامی منڈیوں سے جڑنے کا موقع فراہم کرتی ہے اور تصدیق شدہ نامیاتی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی عالمی مانگ میں ریاست کی شرکت کو مضبوط کرتی ہے۔ توقع ہے کہ برآمدی مواقع حصہ لینے والے کسانوں کو گھریلو مارکیٹ کے مقابلے میں 40 فیصد زیادہ قیمت کی وصولی حاصل کرنے کے قابل بنائے گا، جس سے کسانوں کو منظم اور برآمد پر مبنی پیداوار میں حصہ لینے کے لیے ایک اہم معاشی ترغیب ملے گی۔ یہ فلیگ آف پچھلے مہینے تریپورہ میں اے پی ای ڈی اے کے زیر اہتمام ریورس بائر سیلر میٹ (آر بی ایس ایم) پر بھی مبنی ہے۔

سیتا پور میں سیلاب اور کٹان کی سنگین صورتِ حال، عمار رضوی کا وزیر اعلیٰ کو خط

رام پور متھرا، ریوسہ اور بہٹا کے متاثرہ علاقوں کے لیے جامع منصوبہ، فوری راحت اور مستقل تحفظ کا مطالبہ

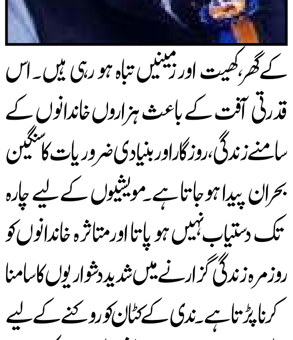

لکھنؤ: ۳/ستمبر (پریس ریلیز) اتر پردیش کے سابق کارگزار وزیر اعلیٰ ڈاکٹر عمار رضوی نے وزیر اعلیٰ اتر پردیش یوگی آدتیہ ناتھ کو خط لکھ کر ضلع سیتاپور کے سیلاب اور ندی کے شدید کٹان سے متاثرہ علاقوں کی سنگین صورتِ حال کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ انہوں نے رام پور متھرا، ریوسہ اور بہٹا بلاکس کے متاثرہ علاقوں کے لیے جامع منصوبہ تیار کرنے، فوری راحت رسانی فراہم کرنے اور کٹان کے مستقل حل کے لیے مؤثر اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ ڈاکٹر رضوی نے اپنے خط میں کہا کہ ضلع سیتاپور کی تحصیل محمود آباد کا بلاک رام پور متھرا اس وقت سیلاب سے انتہائی متاثر ہے۔ اس علاقے سے گھاگھرا ندی گزرتی ہے، جو ضلع بارہ بنکی میں ایلگن برج کے قریب پہنچ کر دریائے سرجو کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ہر سال آنے والے سیلاب اور ندی کے مسلسل کٹان کے باعث رام پور متھرا کے علاوہ ریوسہ، بہٹا اور آس پاس کے متعدد علاقوں کے دیہات بھی شدید متاثر ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب کے دوران سینکڑوں مکانات زیرِ آب آ جاتے ہیں، جبکہ ندی کے مسلسل کٹان سے لوگوں کے گھر، کھیت اور زمینیں تباہ ہو رہی ہیں۔ اس قدرتی آفت کے باعث ہزاروں خاندانوں کے سامنے زندگی، روزگار اور بنیادی ضروریات کا سنگین بحران پیدا ہو جاتا ہے۔ مویشیوں کے لیے چارہ تک دستیاب نہیں ہو پاتا اور متاثرہ خاندانوں کو روزمرہ زندگی گزارنے میں شدید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ندی کے کٹان کو روکنے کے لیے سال 1980 میں اتر پردیش حکومت کی جانب سے ایک جامع منصوبہ تیار کیا گیا تھا، جس کے نتیجے میں بعض دیہات کو کٹان سے تحفظ بھی حاصل ہوا، تاہم موجودہ حالات میں کئی علاقے دوبارہ شدید کٹان کی زد میں آ گئے ہیں۔ ڈاکٹر رضوی نے بتایا کہ انگروڑا، ننکاری، شکلن پوروا، سونارکھی، سورجن پورا اور رکیداری پور سمیت کئی علاقوں میں شدید کٹان جاری ہے، جبکہ ریوسہ بلاک میں ملّا پور، کاشی پور اور اس کے آس پاس کا علاقہ پہلے ہی ندی کی زد میں آ کر تباہ ہو چکا ہے۔ ندی کے آس پاس واقع دیگر دیہات بھی اس وقت سیلاب سے بری طرح متاثر ہیں اور وہاں کے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ صورتِ حال اس بات کی متقاضی ہے کہ محض وقتی راحت رسانی کے بجائے سیلاب اور کٹان کے مستقل حل کے لیے حکومت کی جانب سے ایک جامع اور سائنسی منصوبہ تیار کیا جائے۔ اس منصوبے میں حساس مقامات پر مضبوط حفاظتی بند، کٹان روکنے کے مستقل انتظامات اور متاثرہ دیہات کے تحفظ کو ترجیح دی جائے، تاکہ ہر سال آنے والی سیلابی تباہی سے عوام کو مستقل نجات مل سکے۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے وزیر اعلیٰ سے پُرزور مطالبہ کیا کہ ضلع سیتاپور کے سیلاب سے متاثرہ بلاکس بہٹا، ریوسہ اور رام پور متھرا میں ندی کے کٹان کو روکنے کے لیے اتر پردیش حکومت کی جانب سے ایک جامع منصوبہ تیار کروا کر اس پر ترجیحی بنیادوں پر عمل درآمد کے احکامات صادر کیے جائیں۔ ساتھ ہی متاثرہ خاندانوں کو ان کی ضرورت کے مطابق خوراک، پینے کا پانی، طبی سہولیات، مویشیوں کے لیے چارہ اور دیگر ضروری امداد فوری طور پر فراہم کرنے کے لیے متعلقہ افسران کو ہدایات جاری کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو ہر سال سیلاب اور کٹان کی تباہی سے بچانے کے لیے مستقل اور مؤثر اقدامات وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ صرف ہنگامی امداد سے مسئلے کا مکمل حل ممکن نہیں، بلکہ ندی کے کٹان کو روکنے اور متاثرہ آبادیوں کو مستقل تحفظ فراہم کرنے کے لیے طویل مدتی منصوبہ بندی ضروری ہے۔ ڈاکٹر رضوی نے امید ظاہر کی کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اس سنگین انسانی مسئلے کا ترجیحی بنیادوں پر نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ محکموں اور افسران کو ضروری ہدایات جاری کریں گے اور سیلاب متاثرین کو فوری راحت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ سیتاپور کے مذکورہ علاقوں کو مستقبل میں سیلاب اور کٹان کی تباہی سے محفوظ رکھنے کے لیے ٹھوس اور دیرپا اقدامات کیے جائیں گے۔ یہ اطلاع آل انڈیا مائناریٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے شعبہ نشر و اشاعت کے سیکرٹری ابوشحمہ انصاری نے فراہم کی۔

غالب انسٹی ٹیوٹ اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیر اہتمام

سہ روزہ بین الاقوامی ریسرچ اسکالر غالب سمینار کا افتتاح آج

دہلی: ۳/ستمبر (راست): غالب انسٹی ٹیوٹ ہر سال ریسرچ اسکالرس کی تربیت اور حوصلہ افزائی کی غرض سے بین الاقوامی ریسرچ اسکالر سمینار کا اہتمام کرتا ہے جس میں ملک کی تقریباً 40 یونیورسٹیوں کے علاوہ بیرون ملک کے ریسرچ اسکالر بھی شریک ہو کر اپنی پی ایچ ڈی سے متعلق مقالہ پیش کرتے ہیں۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے بتایا کہ 4/ستمبر کو شام 5/ بجے ایوان غالب نئی دہلی میں سمینار کا افتتاح ہوگا۔ سمینار کا افتتاح معروف مصنفہ ڈاکٹر رخشندہ جلیل کریں گی۔ اس اجلاس کی صدارت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد کے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن کریں گے۔ جناب آلوک اویرل (معروف شاعر) افتتاحی اجلاس میں بطور مہمان خصوصی شریک ہوں گے۔ مہمانوں کا استقبال قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد شمس اقبال کریں گے اور کلیدی خطبہ معروف محقق اور غالب شناس ڈاکٹر شمس اقبال پیش کریں گے۔ 5 اور 6/ستمبر کو صبح 10/ بجے سے شام 5/ بجے تک تکنیکی اجلاس ہوں گے جن میں ریسرچ اسکالر اپنا مقالہ پیش کریں گے۔ شرکائے اجلاس کی تفصیل اس طرح ہے۔ مقالہ نگار: جناب مصطفی علائی الدین محمد علی (مصر)، محترمہ مہدیہ نژاد شیخ (ایران)، جناب اشرف علی (پٹنہ یونیورسٹی، پٹنہ)، جناب محمد تنویر خان (بہار یونیورسٹی، مظفرپور)، محترمہ کنیز فاطمہ (جے۔ پی۔ یونیورسٹی، چھپرا)، جناب نور عالم (ویر کنور سنگھ یونیورسٹی، آرہ)، جناب محمد نوشاد احمد (مگدھ یونیورسٹی، بودھ گیا)، محترمہ رفعت گلزار (پنجابی یونیورسٹی، پٹیالہ)، جناب محمد علی باشا (کے۔ بی۔ این۔ یونیورسٹی، گلبرگہ)، محترمہ افشانہ غمگین بشیر (سینٹرل کشمیر یونیورسٹی، سرینگر)، جناب یاور احمد شیخ (کشمیر یونیورسٹی، جموں کشمیر)، جناب خلیق الرحمٰن اعوان (پنجاب یونیورسٹی، چنڈی گڑھ)، محترمہ فرحین خانم (آسام یونیورسٹی، سلچر)، جناب محمد مہتاب عالم (رانچی یونیورسٹی، جھارکھنڈ)، جناب عمران (ہری سنگھ گور یونیورسٹی، ساگر)، جناب محمد شاداب انصاری (عالیہ یونیورسٹی، کلکتہ)، جناب علی حسین (کلکتہ یونیورسٹی، کلکتہ)، محترمہ آلِ زہرہ زیدی، جناب محمد ساجد رضا (مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد)، محترمہ نکہت پروین (حیدرآباد یونیورسٹی، تلنگانہ)، محترمہ شگفتہ خانم (بریلی کالج، بریلی)، جناب محمد ریحان خان (کے ایم سی ایل یونیورسٹی، لکھنؤ)، جناب سید مظہر علی عباس، محترمہ صائمہ انصاری (لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ)، محترمہ عظمیٰ (چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ)، جناب عمران احمد، جناب محمد فدیان (الہ آباد یونیورسٹی، پریاگ راج)، جناب آصف جمال (بی۔ ایچ۔ یو۔ وارانسی)، محترمہ مریم بی (سی پی ڈی یو ٹی، اردو اکیڈمی)، محترمہ ہما سیفی، جناب محمد وسیم (اے ایم یو، علی گڑھ)، جناب شرف الدین، جناب ساجد انصاری (جے۔ ایم۔ آئی۔)، محترمہ افزا نقوی، جناب سجاد الرحمٰن (ڈی۔ یو۔)، جناب محمد یوسف، جناب سہیل رضا (جے۔ این۔ یو۔)، جناب امتیاز احمد (جی۔ این۔ ایم۔ یونیورسٹی مدھے پورہ) صدور: ڈاکٹر مہتاب جہاں، ڈاکٹر احمد امتیاز، ڈاکٹر جاوید حسن، ڈاکٹر مشتاق عالم قادری، ڈاکٹر خالد مبشر، ڈاکٹر سفینہ، ڈاکٹر علی احمد ادریسی، ڈاکٹر خان محمد آصف، نظامت: ڈاکٹر جاوید رحمانی، ڈاکٹر شاداب شمیم، ڈاکٹر فیضان الحق، ڈاکٹر امیر حمزہ، ڈاکٹر نورین علی حق، ڈاکٹر صائمہ ثمرین، ڈاکٹر ضوفشاں، جناب غلام سرور۔ اس موقع پر تینوں دن کتاب میلے کا بھی اہتمام کیا جائے گا جس میں اردو کے نامور پبلشر شریک ہوں گے۔ سمینار کی افادیت کے پیش نظر کثیر تعداد میں لوگوں کی شرکت متوقع ہے۔

15 ہزار روپے رشوت لیتے ہوئے
محکمہ اراضی ریکارڈ کا چپراسی گرفتار
افسر بھی کاروائی کی زد میں

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع کے مکھیڑ میں محکمہ اراضی ریکارڈ کے دفتر میں اینٹی کرپشن بیورو (ACB) نے کارروائی کرتے ہوئے 15 ہزار روپے رشوت لیتے ہوئے ایک سرکاری ملازم کو گرفتار کیا ہے۔ یہ کارروائی 2 ستمبر 2026 کو موکھیڑ کے محکمہ اراضی ریکارڈ دفتر میں کی گئی۔ موصولہ شکایت کے مطابق 72 سالہ شکایت کنندہ کی اہلیہ کے نام مکھیڑ میں گٹ نمبر 61 میں 53 آر زرعی زمین ہے۔ مذکورہ زمین کی پیمائش کے لیے شکایت کنندہ نے عدالت میں درخواست دی تھی۔ شکایت کنندہ کے مطابق محکمہ اراضی ریکارڈ دفتر مکھیڑ کے ملازم سید عمران سید اقبال اور چپراسی وویکانند پانڈورنگ کھڈے زمین کی پیمائش کے لیے ان کے کھیت پر گئے تھے۔ اس وقت کھڈے نے مبینہ طور پر کہا تھا کہ زمین کی پیمائش کی رپورٹ عدالت کو بھیجنے کے لیے افسر کو رقم دینی پڑتی ہے۔ بعد ازاں 31 اگست 2026 کو شکایت کنندہ نے محکمہ اراضی ریکارڈ دفتر موکھیڑ جا کر رپورٹ کے بارے میں دریافت کیا۔ الزام ہے کہ وویکانند کھڈے نے 15 ہزار روپے رشوت کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ رقم ادا نہ کرنے کی صورت میں رپورٹ عدالت کو نہیں بھیجی جائے گی اور رقم دیے بغیر کام نہیں ہوگا۔

15 ہزار روپے رشوت کا مطالبہ ثابت: اینٹی کرپشن بیورو نے 2 ستمبر کو دوپہر تقریباً 12:30 سے 1 بجے کے درمیان شکایت کی تصدیق کی۔ اس دوران وویکانند کھڈے نے شکایت کنندہ سے 15 ہزار روپے رشوت طلب کرنے اور قبول کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ تصدیق کے دوران کھڈے نے اپنے موبائل فون سے محکمہ اراضی ریکارڈ کے افسر سید عمران سید اقبال سے شکایت کنندہ کی بات بھی کروائی۔ بات چیت کے دوران عمران نے مبینہ طور پر شکایت کنندہ کا کام کرانے کی یقین دہانی کراتے ہوئے 15 ہزار روپے رشوت قبول کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔

رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار: اس کے بعد ACB نے جال بچھایا۔ 2 ستمبر کو سہ پہر تقریباً 3:30 سے 4 بجے کے درمیان محکمہ اراضی ریکارڈ دفتر موکھیڑ میں چپراسی وویکانند پانڈورنگ کھڈے نے شکایت کنندہ سے 15 ہزار روپے رشوت قبول کی، جس کے فوراً بعد ACB ٹیم نے اسے حراست میں لے لیا۔ اس معاملے میں مکھیڑ پولیس اسٹیشن، ضلع ناندیڑ میں مقدمہ درج کرنے کی کارروائی جاری ہے۔ ملزم کے خلاف انسدادِ بدعنوانی قانون 1988 کی دفعات 7 اور 12 کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے۔

ACB کی جانب سے کارروائی: یہ کارروائی ACB ناندیڑ کی پولیس انسپکٹر مادھوری یاولیکر کی قیادت میں کی گئی۔ کارروائی کی نگرانی پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ راہل تارکسے نے کی۔ ACB نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اگر کوئی سرکاری ملازم یا عوامی خدمت گار رشوت کا مطالبہ کرتا ہے یا بدعنوانی سے متعلق کوئی اطلاع ہو تو فوری طور پر اینٹی کرپشن بیورو سے رابطہ کریں۔

** ACB ناندیڑ دفتر: ** سنے ہ نگر، پولیس کالونی، ناندیڑ

** فون: ** 02462-253512

** ریجنل دفتر ناندیڑ: ** گیٹ نمبر 1، پولیس کالونی، سنے ہ نگر، ناندیڑ

** فون: ** 02462-255811

** ACB ہیلپ لائن: ** 1064

صاف ڈبے، صحت مند سفر ناندیڑ ریلوے ڈویژن کی
صفائی کے لیے وسیع پیمانے پر میکانکی مہم

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن کی جانب سے مسافر کوچز میں صفائی ستھرائی اور صحت بخش ماحول کا اعلیٰ معیار برقرار رکھنے کے لیے میکانکی صفائی اور مسلسل نگرانی کے ذریعے خصوصی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

ہر پٹ لائن اٹینشن کے دوران تمام کوچز کی جدید مشینوں اور آلات کی مدد سے جامع میکانکی صفائی باقاعدگی سے کی جاتی ہے۔ اس میں بیت الخلاء کی ہائی پریشر واٹر جیٹ سے صفائی، اسٹین لیس اسٹیل واش بیسن اور بیت الخلاء کے کموڈ کی بفنگ کے ذریعے صفائی، ویسٹی بیول اور گینگ وے کے علاقے میں چیکرڈ پلیٹس کی اسکرَبر سے صفائی، دروازوں اور مسافروں کے بیٹھنے والے حصے کی صفائی شامل ہے۔ اس کے علاوہ پٹ لائن اٹینشن کے دوران کوچز کے بیرونی حصے کی بھی مشینی طریقے سے صفائی کی جاتی ہے۔

اس کے ساتھ ہی جب ٹرین ٹرمینل اسٹیشن پر ٹرن اَراؤنڈ کے دوران پہنچتی ہے تو بیت الخلاء کی ہائی پریشر جیٹ کے ذریعے صفائی کی جاتی ہے۔ اس طرح ہر دستیاب ٹرمینل موقع پر بیت الخلاء کی باقاعدہ صفائی اور دیکھ بھال کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ پٹ لائن اور ٹرمینل پر ہونے والی باقاعدہ میکانکی صفائی کے علاوہ اہم ٹرینوں میں آن بورڈ ہاؤس کیپنگ سروس (OBHS) بھی فراہم کی گئی ہے۔ ہاؤس کیپنگ کا عملہ سفر کے دوران کوچز میں موجود رہتا ہے تاکہ مسافروں کی صفائی سے متعلق شکایات اور مسائل پر فوری توجہ دی جا سکے۔ عملہ مقررہ وقفے سے کوچز کی صفائی بھی کرتا ہے، جس سے صرف پٹ لائن اٹینشن کے دوران ہی نہیں بلکہ پورے سفر کے دوران صفائی برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ ان باقاعدہ اور جامع میکانکی صفائی کے اقدامات کے باعث مسافر کوچز کے مختلف حصوں پر منظم انداز میں توجہ دی جاتی ہے اور مسافروں کو زیادہ صاف، صحت بخش اور آرام دہ سفر کا ماحول فراہم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ریلوے انتظامیہ کی اپیل

ریلوے انتظامیہ نے کہا ہے کہ صفائی ستھرائی ریلوے انتظامیہ کے ساتھ ساتھ مسافروں اور صارفین کی بھی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ سفر کے دوران صاف اور صحت بخش ماحول برقرار رکھنے کے لیے بیت الخلاء کا مناسب استعمال انتہائی ضروری ہے۔ خاص طور پر ہر استعمال کے بعد فلش کو صحیح طریقے سے استعمال کرنا چاہیے۔ بیت الخلاء کے فلش کا غلط یا غیر ذمہ دارانہ استعمال بدبو اور گندگی کا سبب بن سکتا ہے، جس سے نہ صرف دیگر مسافروں کو پریشانی ہوتی ہے بلکہ سفر کے دوران صفائی برقرار رکھنے میں بھی مشکلات پیش آتی ہیں۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ بیت الخلاء کا ذمہ داری کے ساتھ استعمال کریں اور ہر استعمال کے بعد مناسب طریقے سے فلش کریں۔ مسافروں کا تعاون ریلوے انتظامیہ کی جانب سے جاری صفائی کی کوششوں کو مزید مؤثر بنانے میں مددگار ثابت ہوگا اور پورے سفر کے دوران صاف ستھرا اور خوشگوار ماحول برقرار رکھنے میں معاون ہوگا۔ ناندیڑ ڈویژن نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ باقاعدہ میکانکی صفائی، منظم دیکھ بھال اور مسافروں کے تعاون کے ذریعے مسافر کوچز میں صفائی کا اعلیٰ معیار

مہاراشٹر میں MBBS داخلہ: NEET UG
کٹ آف میں زبردست اضافہ، اوپن کیٹیگری 538 نمبر تک پہنچی

Image credit: ANI

ممبئی: (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر میں MBBS داخلے کے لیے NEET UG کٹ آف میں اس سال نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ سرکاری میڈیکل کالجوں میں اوپن کیٹیگری کا کٹ آف پہلی میرٹ لسٹ میں 538 نمبر تک پہنچ گیا، جو گزشتہ سال 509 نمبر تھا۔ یعنی ایک سال میں کٹ آف میں براہِ راست 29 نمبروں کا اضافہ ہوا ہے۔ مہاراشٹر میں NEET UG کے 85 فیصد اسٹیٹ کوٹہ کے تحت میڈیکل داخلوں کا عمل چلانے والے اسٹیٹ کامن انٹرنس ٹیسٹ سیل نے پہلے مرحلے کی سیٹ الاٹمنٹ لسٹ جاری کر دی ہے۔ پہلی لسٹ کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری میڈیکل کالجوں میں تقریباً تمام اہم زمروں کے کٹ آف میں اضافہ ہوا ہے۔ ماہرین کے مطابق NEET کے دوبارہ امتحان اور کٹ آف میں مجموعی اضافے کا اثر اس پر دیکھا جا رہا ہے۔

سرکاری میڈیکل کالجوں کا کٹ آف

اوپن کیٹیگری: 2025 میں 509، 2026 میں 538 نمبر

OBC: 2025 میں 505، 2026 میں 533 نمبر

SEBC: 2025 میں 504، 2026 میں 529 نمبر

EWS: 2025 میں 488، 2026 میں 513 نمبر

SC: 2025 میں 431، 2026 میں 463 نمبر

ST: 2025 میں 342، 2026 میں 384 نمبر

پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں معمولی تبدیلی ... کے مطابق پرائیویٹ غیر امدادی میڈیکل ... نسبتاً معمولی تبدیلی ہوئی ہے۔ اوپن کیٹیگری 479 سے بڑھ کر 482 نمبر ہو گیا ہے، جبکہ OBC کا کٹ آف 479 سے کم ہو کر 476 اور SEBC کا 477 سے کم ہو کر 462 نمبر ہو گیا۔ SC کیٹیگری میں کٹ آف 423 سے بڑھ کر 437 جبکہ ST کیٹیگری میں 329 سے بڑھ کر 358 نمبر ہو گیا ہے۔ اگرچہ 2026 میں کچھ زمروں میں کٹ آف گزشتہ سال کے مقابلے میں بڑھا ہے، لیکن 2024 کے مقابلے میں یہ اب بھی کافی کم ہے۔ 2024 میں سرکاری میڈیکل کالجوں میں اوپن کیٹیگری کا کٹ آف 642 نمبر جبکہ پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں 602 نمبر تھا۔

ریاستی کوٹے کی 8,129 MBBS نشستوں پر داخلہ

مہاراشٹر CET سیل ریاست کے 65 میڈیکل کالجوں میں مجموعی طور پر 8,129 MBBS نشستوں پر داخلے کا عمل چلا رہا ہے۔ پہلے راؤنڈ میں 8,065 نشستیں الاٹ کی گئی ہیں، جبکہ معذور اور یتیم امیدواروں کے لیے مختص 64 نشستیں خالی رہ گئی ہیں۔

BDS کی 2,517 نشستیں

BDS داخلے کے لیے پہلے راؤنڈ میں 28 میڈیکل ڈینٹل کالج شامل ہیں، جن میں مجموعی طور پر 2,517 نشستیں ہیں۔ ان میں سے 2,444 نشستیں الاٹ ہو چکی ہیں، جبکہ معذور، یتیم اور انسٹی ٹیوشنل کوٹے کے تحت 73 نشستیں ابھی خالی ہیں۔

مرحوم حاجی محمد عثمان لولانیہ کے ایصالِ ثواب کے لیے
دارالعلوم غریب نواز میں تعزیتی نشست

ناندیڑ: مرحوم حاجی محمد عثمان صاحب لولانیہ، عثمان میڈیکل والے، ممبر دارالعلوم غریب نواز، رضا چوک، سائی نگر ناندیڑ کے انتقال پر دارالعلوم غریب نواز میں 31 / اگست 2026ء کو ایک پُروقار تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوتِ کلامِ پاک، ذکر و اذکار کے بعد دارالعلوم غریب نواز کے طلبہ نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نعتِ شریف کا نذرانہ پیش کیا۔ اس موقع پر علما و دانشوران نے مرحوم حاجی محمد عثمان صاحب کی دینی و ملی خدمات، حسنِ اخلاق، خلوص، ملنساری، خوش مزاجی، خدمتِ خلق اور دارالعلوم غریب نواز سے ان کی وابستگی کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی عادات و اطوار اور اوصافِ حمیدہ سے حاضرین کو روشناس کرایا۔ مقررین نے کہا کہ حاجی محمد عثمان صاحب ایک مخلص، نیک دل، خوش اخلاق اور دین سے محبت رکھنے والے شخص تھے۔ وہ دارالعلوم غریب نواز کے خیر خواہ اور معاونین میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ ان کا انتقال اہلِ خانہ کے ساتھ ساتھ دارالعلوم غریب نواز کے اساتذہ، طلبہ اور متعلقین کے لیے بھی ایک بڑا صدمہ ہے۔ آخر میں مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے فاتحہ خوانی ہوئی اور مفتی منشا احمد مصباحی صدر المدرسین دارالعلوم غریب نواز نے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کی دینی و ملی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور انہیں اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ اراکین دارالعلوم نے مرحوم کے اہلِ خانہ سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے صبرِ جمیل کی تلقین کی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ پسماندگان کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

قندہار قتل کیس میں مرکزی ملزم کو عمر قید
عدالت کا اہم فیصلہ، بیوی کا گلا گھونٹ کر قتل کرنے کے معاملے میں سزا

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) قندہار کے بہادر پورہ علاقے میں بیوی کا گلا گھونٹ کر قتل کرنے کے معاملے میں قندہار کی عدالت نے اہم فیصلہ سناتے ہوئے مرکزی ملزم کو عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ یہ واقعہ مارچ 2021 میں پیش آیا تھا۔ پولیس کے مطابق متاثرہ خاتون کو اس کے شوہر گیانوبا ناگوراؤ گائیکواڑ، دیور گریش ناگوراؤ گائیکواڑ اور سسر ناگوراؤ گائیکواڑ نے مبینہ طور پر میکے سے آٹو رکشہ خریدنے کے لیے رقم لانے کا مطالبہ کرتے ہوئے جسمانی اور ذہنی طور پر ہراساں کیا۔ بعد ازاں متاثرہ خاتون کا اسکارف سے گلا گھونٹ کر قتل کر دیا گیا۔ اس معاملے میں شکایت کی بنیاد پر قندہار پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 97 / 2021 درج کیا گیا تھا۔ ملزمان کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعات 302، A-498 اور 34 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔

تفتیش کے بعد عدالت میں چارج شیٹ

اس کیس کی تفتیش قندہار پولیس اسٹیشن کے اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر سنگرام جادھو نے کی۔ تفتیش کے دوران جائے وقوعہ کا پنچنامہ، ضبطی کا پنچنامہ، ایف ایس ایل رپورٹ، عینی شاہدین کے بیانات، میڈیکل رپورٹ اور دیگر ضروری شواہد جمع کیے گئے۔ اس کے بعد مقررہ مدت میں عدالت میں چارج شیٹ داخل کی گئی۔ یہ مقدمہ سیشن کیس نمبر 41 / 2021 کے تحت قندہار کے ایڈیشنل سیشن جج ایم۔ این۔ پاٹل کی عدالت میں چلایا گیا۔

مرکزی ملزم کو عمر قید

سرکاری فریق کی جانب سے عدالت میں شواہد اور عینی شاہدین کے بیانات مؤثر انداز میں پیش کیے گئے۔ شواہد کو قابلِ اعتماد قرار دیتے ہوئے عدالت نے مرکزی ملزم گیانوبا ناگوراؤ گائیکواڑ کو تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید اور 5 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ اس کے علاوہ دفعہ A-498 کے تحت 3 سال کی سزائے مشقت اور ایک ہزار روپے جرمانہ جبکہ دفعہ 201 کے تحت 6 سال کی سزائے مشقت اور 2 ہزار روپے جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔

عدالت نے حکم دیا کہ تمام سزائیں بیک وقت (Concurrently) بھگتنا ہوں گی۔

ٹرائل مانیٹرنگ سیل کی اہمیت

ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر زیرِ سماعت مقدمات میں خصوصی توجہ دینے کے لیے 'ٹرائل مانیٹرنگ سیل' قائم کیا گیا ہے۔ اس کیس میں بھی سرکاری فریق کی مؤثر پیروی اور پولیس کی جانب سے پیش کیے گئے شواہد کو عدالت کے سامنے مضبوطی سے رکھنے میں اس سیل کی نگرانی کا اہم کردار رہا۔ اس مقدمے میں سرکاری فریق کی جانب سے معاون سرکاری وکیل مہیش کاگنے نے مؤثر طریقے سے پیروی کی، جبکہ پولیس سب انسپکٹر نعیم خان، ایس۔ ڈی۔ منڈے، اسسٹنٹ پولیس سب انسپکٹر اور مخدوم شیخ نے تعاون کیا۔

نجی کانوں سے 30 لاکھ میٹرک ٹن کوئلہ خریدنے کا ٹینڈر منسوخ کیا جائے: پٹولے

ممبئی: بی جے پی حکومت روزانہ عوام کو مہنگائی کا جھٹکا دے رہی ہے۔ چینی سے لے کر ہر چیز کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ مہاراشٹر میں مہنگائی سب سے زیادہ ہے اور اب حکومت بجلی کی قیمتوں میں اضافے کا جھٹکا دینے کی کوشش کر رہی ہے۔

لائنز کلب ناندیڑ کے ذریعے روہت مہتا لائنز کویسٹ سروس ویک کا
کامیاب اختتام متنوع اور بھرپور سرگرمیوں کا کامیاب انعقاد

ناندیڑ- لائنز کلب انٹرنیشنل کی ہدایت پر لائنز کلب ناندیڑ کے زیرِ اہتمام "روہت مہتا لائنز کویسٹ سروس ویک" تعلیمی، سماجی، ثقافتی اور صحت کے موضوعات پر مشتمل بھرپور پروگراموں کے ساتھ بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔#### ہفتے کی اہم سرگرمیاں: 1. 15 اگست- آکسفورڈ دی گلوبل انگلش اسکول، پیونی میں صوبائی گورنر پی۔ ایم۔ جے۔ ایف۔ لائین راہل اوسیکر کے ہاتھوں پرچم کشائی ہوئی۔ اس کے بعد اسکول کے احاطے میں شجر کاری کے ساتھ ساتھ حب الوطنی کے گیت، رقص اور دیگر پروگرام جوش سے منعقد ہوئے۔ اسی اسکول کے 27 اساتذہ کو لائنز کویسٹ کے تحت "ٹیچرز ریفریشر کورس" کی تربیت سابق صوبائی گورنر لائین پی۔ ایل۔ جوشی سرنے دی۔ یہ پروگرام صوبائی گورنر پی۔ ایم۔ جے۔ ایف۔ لائین راہل اوسیکر کے ہاتھوں افتتاح ہوا۔ اس میں نائب صوبائی گورنر پی۔ ایم۔ جے۔ ایف۔ لائین یوگیش جیسوال، پی۔ ایم۔ بی۔ سی۔ لائین دلیپ مودی جی، جی۔ ایم۔ ٹی۔ کوآرڈینیٹر لائین روی کڈگے، کیبنٹ چیئرمین لائین اشوک پانچال، ریجن کوآرڈینیٹر لائین پروفیسر ونایک چوہان، ریجن چیئرپرسن ایم۔ جے۔ ایف۔ لائین سُربھی مہیشوری، زون چیئرپرسن لائین ڈاکٹر جیوتی جانگیڈ، لائین اُما شیٹی سمیت دیگر عہدیداران اور اراکین موجود تھے۔ یہ ورکشاپ لیو کلب ناندیڑ کے ساتھ مل کر منعقد کی گئی۔ اس میں کلب کی صدر لیو میگھنا شیٹی کا خصوصی تعاون حاصل رہا۔ ان کے ساتھی لیو ہرش مہیشوری اور لیو آدتیہ لاہوٹی نے بھی خصوصی محنت کی۔ 2. 20 اگست- آریہ ہندی ودیہ مندر، ناندیڑ میں طلبہ میں کتابیں اور اسکول کا سامان تقسیم کیا گیا۔ پیس پوسٹر مقابلہ اور "کلین اسکول کمیونٹی ڈرائیو" کا کامیاب انعقاد ہوا۔ تقریباً 200 طلبہ کو مفت کتابیں اور اسکول کا سامان دیا گیا۔ پیس پوسٹر مقابلے میں چوتھی سے ساتویں جماعت کے طلبہ و طالبات نے جوش سے حصہ لے کر اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ تین گروپوں میں ہونے والی اس مقابلے میں ہر گروپ سے اول، دوم، سوم اور 2 تسلی بخش انعامات اور سرٹیفکیٹ دیے گئے۔ اس موقع پر تمام طلبہ کو اسکول کی صفائی کی اہمیت سمجھائی گئی جس کے نتیجے میں سب نے اسکول صاف رکھنے کا عہد کیا اور مہم میں بھرپور شرکت کی۔ یہ پروگرام پی۔ ایم۔ جے۔ ایف۔ لائین بلجیت کور رام گڑھیا کے خصوصی تعاون سے ہوا۔ اس موقع پر اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب راجورے سر، اساتذہ، عملہ، والدین اور معززین موجود تھے۔ 3. 26 اگست - صبح میونسپل کارپوریشن کے صفائی ملازمین میں رین کوٹ تقسیم کر کے انہیں خراجِ تحسین پیش کیا گیا اور ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس موقع پر ان کی قیمتی خدمات پر شکریہ بھی ادا کیا گیا۔ اس موقع پر میونسپل کارپوریشن کی ہیلتھ اینڈ سینی ٹیشن انسپکٹر محترمہ بینگڈے میڈم، اسسٹنٹ صاحب راؤ سمیت عملہ اور شہری بڑی تعداد میں موجود تھے۔ 4. اختتام- سروس ویک کا اختتام سندھیا چھایا کے زیرِ انتظام کیپٹن رستم جی میواوالا اولڈ ایج ہوم کا دورہ کر کے اور کھانا کھلا کر کیا گیا۔ اس پروگرام میں بزرگوں سے بات چیت کی گئی اور ان کی صحت کے مسائل کو سمجھا گیا۔ آئندہ ان کے لیے مختلف صحت کے کیمپ منعقد کرنے کا عزم کیا گیا۔ اس موقع پر ادارے کی سیکرٹری سُریکھا پاٹنی اور ٹرسٹی دھرم پرکاش جی اگروال، لائین سچن مان دھنے کی موجودگی قابلِ ذکر تھی۔#### کامیابی کا سہرا: روہت مہتا لائنز کویسٹ سروس ویک کو کامیاب بنانے میں ناندیڑ لائنز فیملی کے سربراہ ایس۔ بی۔ اے۔ لائین دلیپ مودی جی، لائین نتیا نند مائیا، لائین ہرشد شاہ، لائین ڈاکٹر موتی لال جانگیڈ، لائین شیو پرساد سُرانہ، لائین دیپک رنگنانی، لائین اشوک قدم، لائین سنتوش دیوسرکر کے رہنمائی کے ساتھ ساتھ کلب کے صدر لائین مہیش بھارتیا، سیکرٹری لائین سرور خان، خزانچی لائین بابولال جانگیڈ، لائین ابھے مہیشوری، لائین پروشوتم اندانی، لائین شرینواس دیاورشیٹی، لائین اودھوت کشیر ساگر، لائین ناگندر آلشیٹی، لائین سنجے بھنڈاری، لائین روپا بھارتیا، لائین رمیش پوری، لائین پونم دھوپیا، لائین منموہن کور جنگی سمیت تمام عہدیداران اور اراکین کی خصوصی محنت شامل ہے۔

غیر قانونی گٹکا فروخت اور نقل و حمل کے خلاف کاروائی
4 ملزمان کے خلاف مقدمہ، 7 لاکھ 58 ہزار 600 روپے مالیت کا گٹکا اور دیگر سامان ضبط

ناندیڑ: ضلع ناندیڑ میں غیر قانونی کاروبار کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت دیگلور پولیس نے مہاراشٹر حکومت کی جانب سے ممنوعہ گٹکا اور تمباکو پر مبنی پان مسالہ مصنوعات کی فروخت اور نقل و حمل کے خلاف کارروائی کی ہے۔ پولیس نے اس کارروائی میں مجموعی طور پر 7 لاکھ 58 ہزار 600 روپے مالیت کا گٹکا، تمباکو مصنوعات، گاڑیاں اور دیگر سامان ضبط کیا ہے۔

پولیس کے مطابق 3 ستمبر 2026 کو دیگلور پولیس اسٹیشن کے انچارج پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ویبھو پڑوال کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ دیگلور کے نارنگل روڈ پر محمد ذاکر شیخ کے گھر کے عقب میں واقع کھلی جگہ پر ایک گاڑی کے ذریعے ممنوعہ گٹکا اور دیگر تمباکو مصنوعات کی غیر قانونی فروخت اور نقل و حمل کی جا رہی ہے۔

اطلاع کی بنیاد پر پولیس ٹیم نے مذکورہ مقام پر چھاپہ مارا۔ کارروائی کے دوران ایک ** اِٹیوس کار نمبر MH-12 GZ 2345 ** ضبط کی گئی، جس کی مالیت تقریباً 5 لاکھ روپے ہے۔ اس گاڑی سے 26 ہزار 260 روپے مالیت کا گٹکا اور دیگر تمباکو مصنوعات برآمد ہوئیں۔

اس کے علاوہ ** آٹو رکشہ نمبر MH-26 G 2298 ** بھی ضبط کیا گیا، جس کی مالیت تقریباً 2 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ اس میں 17 ہزار 860 روپے مالیت کا ممنوعہ گٹکا اور تمباکو مصنوعات پائی گئیں۔ پولیس نے دیگلور کے روہیداس چوک میں واقع نریندر ملک ڈیری کی دکان سے بھی 5 ہزار 700 روپے مالیت کا گٹکا اور دیگر تمباکو مصنوعات ضبط کیں۔ مزید کارروائی کے دوران اشوک لکشمن کونڈے واڑ کے قبضے سے ایک بیگ میں موجود ممنوعہ گٹکا اور تمباکو مصنوعات بھی برآمد کی گئیں۔

اس کارروائی میں سید مصود الدین عرف ببلو سید ریاض الدین، عمر 25 سال، شیخ سلمان شیخ جانی، عمر 21 سال، ہنمنت وٹھل تاڑکے، عمر 50 سال، اور اشوک لکشمن کونڈے واڑ، عمر تقریباً 28 سال، کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ دیگلور پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 413 / 2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی متعلقہ دفعات 123، 223، 274، 275 اور 3(5) کے علاوہ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ کی دفعات 26، 27، 23، 30(2)، 30(3) اور 59 کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔

اقلیتی طبقے نوجوانوں کے لیے روزگار اور اعلیٰ تعلیم کے نئے مواقع

ممبئی: اقلیتی طبقے کے نوجوانوں کے لیے روزگار، اعلیٰ تعلیم اور مسابقتی امتحانات کے شعبوں میں نئے مواقع پیدا کرنے کی سمت ریاستی حکومت نے اہم فیصلے کیے ہیں۔ اقلیتی طبقے کے لیے قائم کی جانے والی 'مائنارٹی ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ' (مارٹی) کی کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے اور اس سلسلے میں حکومت کی جانب سے باقاعدہ جی آر بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مہاراشٹرا اسٹیٹ وقف بورڈ میں اہل ورثا کو ہمدردی کی بنیاد پر تقرری دینے کا اہم فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔ ریاست میں درج فہرست ذاتوں کے لیے 'بارٹی'، مراٹھا سماج کے لیے 'سارتھی' اور دیگر پسماندہ طبقات کے لیے 'مہاجیوتی' کی طرز پر اقلیتی سماج کے لیے 'مارٹی' قائم کیا گیا ہے۔ اس ادارے کا مقصد اقلیتی سماج کے نوجوانوں کو تعلیم، مسابقتی امتحانات، ہنرمندی اور روزگار کے بہتر مواقع فراہم کرنا ہے۔ انوشکتی نگر اسمبلی حلقے کی رکن اسمبلی ثنا ملک نے 'مارٹی' کے قیام اور اسے عملی شکل دینے کے معاملے کو مسلسل حکومت کے سامنے اٹھایا اور اس کے لیے پیروی کی۔ نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ پوار کی حمایت کے بعد اب حکومت نے 'مارٹی' کی کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں اقلیتی ترقیاتی محکمہ کی جانب سے حکومتی فیصلہ جاری ہونے کے بعد ادارے کے عملی کام کاج کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔

اعلانِ عام

تمام عوام کو اس اعلانِ عام کے ذریعے مطلع کیا جاتا ہے کہ میرے موکل ابوسعید ولد مسعود چاؤس، ساکن عرب گلی، دربار مسجد کے قریب، ناندیڑ کی جانب سے فراہم کردہ معلومات اور حاصل شدہ اختیار کے تحت یہ اعلانِ عام شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کہ میرے موکل اور انہیں مختار نامہ دینے والے افراد، افسر ولد مسعود چاؤس، خالد ولد مسعود چاؤس، فیصل ولد مسعود چاؤس اور رضوانہ بیگم زوجہ رؤف خان، تمام ساکنان عرب گلی، دربار مسجد کے قریب، ناندیڑ، کی زمین سروے نمبر 17 / 3، واقع موضع برہمن پوری، تعلقہ و ضلع ناندیڑ، رقبہ 3 ایکڑ 31 گنٹھے، میں قانونی حصہ داری ہے۔

یہ کہ مذکورہ جائیداد کے سلسلے میں ناندیڑ کی ضلعی عدالت میں غوثیہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمٰن اور فاطمہ بیگم زوجہ مرزا عبدالرحمٰن بیگ کے درمیان تنازع زیرِ سماعت ہے۔ مذکورہ آر۔ سی۔ اے نمبر 193 / 2015 دیوانی اپیل میں میرے موکلین نے انہیں فریق بنائے جانے کے لیے درخواست داخل کی تھی۔ مذکورہ درخواست پر صادر حکم کے خلاف میرے موکلین معزز ہائی کورٹ، ممبئی بینچ، چھترپتی سمبھاجی نگر میں چیلنج کرنے والے ہیں۔ یہ کہ میرے موکلین کو معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ غوثیہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمٰن اور فاطمہ بیگم زوجہ مرزا عبدالرحمٰن بیگ، ہم شریک حصص داروں کو ہمارا حصہ نہ ملنے دینے اور ہمارے قانونی حقوق کو نظر انداز کرنے کی غرض سے مذکورہ زمین کو غیر قانونی طور پر کسی تیسرے شخص کے حق میں منتقل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ زمین میرے موکل فیصل ولد مسعود چاؤس کے قبضے اور استعمال میں ہے۔ اس کے باوجود مذکورہ افراد زمین پر آ کر تیسرے فریق کے افراد کو زمین منتقل کرنے کے مقصد سے زمین دکھا رہے ہیں اور تنازع پیدا کر رہے ہیں۔ لہٰذا تمام عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ افراد کے ساتھ مذکورہ زمین کے سلسلے میں کسی بھی قسم کا لین دین یا معاملہ نہ کریں۔ اگر کوئی شخص ایسا معاملہ کرتا ہے تو مذکورہ زمین میں اس کا کوئی حق قائم نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ ان کی جانب سے کیا جانے والا کوئی بھی غیر قانونی لین دین میرے موکلین پر لازم یا قابلِ قبول نہیں ہوگا، اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔ مذکورہ اطلاع عوام کے علم میں لانے کے لیے یہ اعلانِ عام شائع کیا جا رہا ہے۔

فریق: ابوسعید ولد مسعود چاؤس۔
ساکن عرب گلی، دربار مسجد کے قریب
ناندیڑ موبائل نمبر: 9028910690
المشتہر: ایڈووکیٹ شری پاد دلیپ مناتھکر
ناندیڑ۔ موبائل نمبر: 9422416627

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی